بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 18

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16/شعبان 1439 ہجری قمری • 3/ہجرت 1397 ہجری شمسی • 3/مئی 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡھُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَھِدَ مِنۡکُمُ الشَّھۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ ؕ (سورۃ البقرہ:186)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27/اپریل 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کے چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو اِن میں پائی جائے گی اُس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

میں بصیرت کی راہ سے کہتا ہوں کہ اُس قادر خدا کے وعدے سچے ہیں اور میں آنے والے دنوں کو ایسا دیکھتا ہوں کہ گویا وہ آچکے ہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی طرح طاعون سے لوگ نجات پاویں اور اگر گورنمنٹ کو آئندہ کسی وقت طاعون سے نجات پانے کے لئے ٹیکا سے بہتر کوئی تدبیر مل جائے تو وہ خوشی سے اسی کو قبول کرے گی اس صورت میں ظاہر ہے کہ یہ طریق جس پر خدا نے مجھے چلایا ہے اس گورنمنٹ عالیہ کے مقاصد کے برخلاف نہیں ہے اور آج سے بیس برس پہلے اس بلائے عظیم طاعون کی نسبت میری کتاب براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی یہ خبر موجود ہے اور اس سلسلہ کے لئے خاص برکات کا وعدہ بھی موجود ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۸ و صفحہ ۵۱۹۔ پھر ماسوا اس کے یہ بڑے زور سے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی ہے کہ خدا میرے گھر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگوں کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور کے سامنے تکبر نہیں کرتے بلائے طاعون سے نجات دے گا اور نسبتاً و مقابلۃً اس سلسلہ پر اُس کا خاص فضل رہے گا گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذو نادر کے طور پر اس جماعت میں بھی کیس ہو جائے سو شاذو نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے جیسا کہ گورنمنٹ نے خود تجربہ کر کے معلوم کر لیا ہے کہ ٹیکا طاعون کا لگانے والے بہ نسبت دوسروں کے بہت ہی کم مرتے ہیں۔ پس جیسا کہ شاذو نادر کی موت ٹیکا کے قدر کو کم نہیں کر سکتی اسی طرح اس نشان میں اگر مقابلۃً بہت ہی کم درجہ پر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوں یا شاذو نادر کے طور پر اس جماعت میں سے کوئی شخص اس مرض سے گزر جائے تو اس نشان کا مرتبہ کم نہیں ہوگا وہ الفاظ جو خدا کی پاک کلام سے ظاہر ہوتے ہیں اُن کی پابندی سے یہ پیشگوئی لکھی گئی ہے عقلمند کا کام نہیں ہے کہ پہلے سے آسمانی باتوں پر ہنسی کرے یہ خدا کا کلام ہے نہ کسی منجم کی باتیں۔ یہ روشنی کی چشم سے ہے نہ تاریکی کی اٹکل سے یہ اس کا کلام ہے جس نے طاعون نازل کی اور جو اُس کو دور کر سکتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اُس وقت اس پیشگوئی کا قدر کرے گی جبکہ دیکھے گی کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانے والوں کی نسبت یہ لوگ عافیت اور صحت میں رہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کہ دراصل برابر بیس بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کے چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی اُس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہیں آئے گی اِلّا کم اور شاذو نادر کاش اگر یہ لوگ دلوں کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچائے جاتے۔ کیونکہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا اُس کا مواخذہ قیامت کو ہوگا۔ دنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور کثرتِ گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگویاں ٹل جائیں اور نیز یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الٰہی وعدہ کے مقابل اس لئے انسانی تدبیروں سے پرہیز کرنا لازم ہے تا نشان الٰہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب نہ کرے لیکن اگر ساتھ اس کے خدا تعالیٰ اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھاوے یا کوئی دوا بتلاوے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ حارج نہیں ہوگی کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جس کی طرف سے وہ نشان ہے۔ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاذو نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بذریعہ طاعون کوئی فوت ہو جائے تو نشان کے قدر و مرتبہ میں کوئی خلل آئے گا کیونکہ پہلے زمانوں میں موسیٰ اور یشوع اور آخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے تلوار اُٹھائی اور صدہا انسانوں کے خون کئے ان کو تلوار سے ہی قتل کیا جائے اور یہ نبیوں کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین کے اہل حق بھی ان کی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر بہت کم اور اس قدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہیں آتا تھا پس ایسا ہی اگر شاذو نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بعض کو بباعث اسباب مذکورہ طاعون ہو جائے تو ایسی طاعون نشان الٰہی میں کچھ بھی حرج انداز نہیں ہوگی۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہیں رہے گا اور وہ سمجھ جائے گا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے بلکہ بطور نشان الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کرے گی اور ان کی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائے گی اور مخالف جو ہر ایک موقعہ پر شکست پاتے رہے ہیں جیسا کہ کتاب نزول المسیح میں میں نے لکھا ہے اگر اس پیشگوئی کے مطابق خدا نے اس جماعت اور دوسری جماعتوں میں کچھ فرق نہ دکھلایا تو ان کا حق ہوگا کہ میری تکذیب کریں اب تک جو انہوں نے تکذیب کی ہے اس میں تو صرف ایک لعنت کو خریدا ہے مثلاً بار بار شور مچایا کہ آتھم پندرہ مہینہ کے اندر نہیں مرا۔ حالانکہ پیشگوئی نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے گا تو پندرہ مہینہ میں نہیں مرے گا سو اس نے عین جلسہ مباحثہ پر ستّر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس نے پندرہ مہینہ تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا۔ اور پیشگوئی کی بناء یہی تھی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا لہٰذا اس نے رجوع سے صرف اس قدر فائدہ اُٹھایا کہ پندرہ مہینے کے بعد مرا مگر مر گیا یہ اس لئے ہوا کہ پیشگوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کے رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا اسی طرح وہ غیب کی باتیں جو خدا نے مجھے بتلائی ہیں اور پھر اپنے وقت پر پوری ہوئیں وہ دس ہزار سے کم نہیں مگر کتاب نزول المسیح میں جو چھپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو ان میں سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 3)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(۲)

انگریزوں کا خودکاشتہ نہیں
مالکِ حقیقی کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا.......!

گزشتہ شمارہ میں ہم نے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے اس الزام کا جواب دیا تھا کہ :

”انہیں (یعنی جماعتِ احمدیہ کو۔ناقل) اعداءِ اسلام کی طرف سے اسلام کو کمزور کرنے اور شریعت محمدی پر حملہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اِسی لئے یہود و نصاریٰ سے لیکر ہمارے ملک کے فرقہ پرستوں تک اسلام سے بغض رکھنے والے تمام لوگ ان کی پشت پر ہیں۔“

اس کے جواب میں ہم نے عرض کیا تھا کہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے کوئی بھی اعتراض نیا نہیں کیا ہے، تمام اعتراضات وہی ہیں جو سوا سو سال سے جماعت اور بانی جماعت پر کئے جارہے ہیں۔ جماعت اور بانی جماعت پر انگریزوں کا خودکاشتہ پودا ہونے کا الزام لگایا جاتا رہا ہے اسی اعتراض کو بہ تبدیلی الفاظ دوہرایا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی پشت پناہی جماعت کو حاصل ہے۔

☆ اس کے جواب میں عرض ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کے خدا یعنی مسیح کی الوہیت کی جس رنگ میں تردید فرمائی ہے اس کی نظیر چودہ سو سال میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

☆ آپؑ نے قرآن و حدیث اور تاریخ اور طب کی کتابوں سے وفاتِ مسیح کے ایسے ناقابل تردید دلائل پیش فرمائے اور اس پر ایسی سیر حاصل بحث فرمائی کہ اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

☆ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 22رمئی 1893ء سے لیکر 5رجون 1893ء تک پندرہ دن مسلسل عیسائیوں کے ساتھ امرتسر میں ایک مباحثہ کیا جس کا نام خود عیسائیوں نے جنگ مقدس رکھا تھا، جس میں اہلِ اسلام کی نمائندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عیسائیوں کی طرف سے ڈپٹی عبداللہ آتھم مناظر تھے۔ عیسائیت یہ مقدس جنگ ہار بیٹھی اور اسلام کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔

☆ ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند و انگلستان کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا:

میرے سچے ہونیکی یہی نشانی ہے جو مجھ سے وہ نشان ظاہر ہوتے ہیں جو انسانی طاقتوں سے برتر ہیں......اگر حضور ملکہ معظّمہ میرے تصدیق دعویٰ کیلئے مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ نشان ظاہر ہو جائے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کرسکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو۔ لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ حضور ملکہ معظّمہ کے پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں۔ یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظّمہ کو اُس آسمان کے خدا کی طرف خیال آجائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔ (تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 276 حاشیہ)

☆ تفصیل کی گنجائش نہیں بطور خلاصہ ہم کہتے ہیں کہ آپ نے عیسائیت کے خلاف وہ فیصلہ کن جنگ لڑی کہ یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ کی پیشگوئی کو بتمام و کمال پورا کردکھایا۔ دلائل کی رُو سے اُن کا منہ ایسا بند کیا کہ اُنکی قوت گویائی سلب ہوگئی۔

اب ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا انگریزوں نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی لئے کھڑا کیا تھا کہ آپ اُن کے خدا کو ماردیں؟ اور اس طرح اُن کے مذہب کی عمارت کو منہدم کردیں؟ کیونکہ عیسائیت کی عمارت حیاتِ مسیح کی بنیاد پر قائم ہے! اور کیا انگریزوں نے اس لئے حضرت مسیح موعود کو کھڑا کیا تھا کہ ہر مورچہ میں آپؑ ان کو شکست پر شکست دیتے چلے جائیں؟ یہ کس قدر بیوقوفی والی بات ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انگریزوں کا ایجنٹ کہا جاتا ہے۔ ایجنٹ تو اپنے آقا کا فرمانبردار ہوتا ہے اور اس کی ہر بات مانتا ہے۔ یہ کیسا ایجنٹ تھا کہ اپنے آقا کے عقائد اور مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر رکھ دیا۔ ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ ذرا ہوش کر کے سوچیں۔ اور پھر ہم ان سے یہ بھی پوچھتے ہیں کہ آپ کے کسی عالم نے عیسائیت کے خلاف ایسی فیصلہ کن جنگ لڑی ہو تو ضرور بتائیں؟ جماعت احمدیہ تو سوا سو سال سے یہ اعلان کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اَور نبیوں کی طرح اپنی طبعی عمر گزار کر فوت ہوگئے۔ ان کی قبر سرینگر محلہ خانیار میں موجود ہے۔ ہمارا عقیدہ اور اعلان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرو کہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ لہٰذا ہم تو کسی بھی طرح انگریزوں کا خودکاشتہ پودا نہیں ہوسکتے اور نہ اس کے ایجنٹ۔ ہاں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور ان کے ہم مشرب اور ہم مذہب انگریزوں کا خودکاشتہ پودا اور انگریزوں کے ایجنٹ ہوسکتے ہیں جو حیاتِ مسیح کے قائل ہیں اور عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ ہر حال میں عیسیٰ علیہ السلام کو خلافِ تعلیم اسلام، زندہ ثابت کرو کہ اسی میں عیسائیت کی زندگی اور اسلام کی موت ہے۔ قارئین فیصلہ کریں کہ کون انگریزوں کا خودکاشتہ پودا اور ان کا ایجنٹ ہے؟؟

اب ہم ذیل میں عالم سلسلہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم کی کتاب ”پاکٹ بک“ سے کچھ دلائل پیش کرتے ہیں کہ ہم پر انگریزوں کے ایجنٹ ہونے کا الزام سوائے جھوٹ اور بہتان کے کچھ بھی نہیں۔

● ”حضرت اقدسؑ کی ساری عمر عیسائیت کے استیصال میں گزری۔ آپ وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے انگریزوں اور دوسری یورپین اقوام اور پادریوں کو کھلے الفاظ میں......”دجال“ قرار دیا۔ انجیلی تعلیم اور انجیلی یسوع کی وہ خبر لی کہ ممکن نہیں کہ اِس کو پڑھ کر عیسائی خوش ہوں۔ پس یہ کہنا کہ وہ حکومتِ انگریزی جسکا مذہب عیسائیت ہے اور جو لاکھوں روپیہ چرچ کے ذریعہ تبلیغ عیسائیت میں صرف کرتی ہے، اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عیسائیت کی تردید اور استیصال کے لئے سازش کر کے کھڑا کیا، انتہائی شرارت اور کذب بیانی ہے۔

● اگر بقول تمہارے حضرت اقدسؑ نے مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ انگریز کی ”سازش“ سے کیا تھا اور آپ اس کے ”ایجنٹ“ تھے تو پھر آپ کو مخالفین کی ریشہ دوانیوں کے باعث یہ خوف کس طرح ہوسکتا تھا کہ گورنمنٹ کے دل میں بدگمانی پیدا ہوگی۔ (مخالفین علماء مثلاً محمد حسین بٹالوی وغیرہ گورنمنٹ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف خفیہ شکایت کرتے تھے کہ یہ خونی مہدی ہے جس سے حکومت کو خطرہ ہے۔ حالانکہ غیر احمدی علماء خود خونی مہدی کے عقیدہ کو دل و جان سے مانتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتب اور اشتہارات کے ذریعہ ان کے منافقانہ رویہ سے گورنمنٹ کو خبردار کیا تاکہ گورنمنٹ حقیقت سے باخبر ہوجائے اور آپؑ کے تئیں اسے کوئی بدگمانی نہ ہو۔ناقل)

● حضرت اقدس علیہ السلام یا آپ کی اولاد نے انگریز سے کونسا مربعہ یا جاگیر حاصل کی یا خطاب لیا۔

اگر ”خودکاشتہ پودہ“ سے مراد تم جماعت احمدیہ لیتے ہو اور یہ الزام لگاتے ہو کہ حضرت مرزا صاحب سے دعویٰ مسیحیت و مہدویت سازش کر کے انگریز نے کروایا تھا تو اس بات کا جواب دو کہ :

● انگریز نے دعویٰ تو کرادیا مگر 1894ء میں حدیث (دارقطنی از امام محمد باقر صفحہ 188) کی پیشگوئی کے عین مطابق چاند اور سورج کو رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں پر گرہن بھی انگریز نے لگادیا تھا؟

● ستارہ ذوالسنین بھی انگریز نے نکالا تھا؟

● حضرت مرزا صاحب سے طاعون کے آنے سے قبل بطور پیشگوئی اشتہار بھی انگریز نے شائع کروایا اور پھر انگریز ہی طاعون بھی لے آیا۔

● سعداللہ لدھیانوی اور اُس کا بیٹا بھی انگریز ہی کی کوشش سے ابتر رہے؟

● احمد بیگ ہوشیارپوری کو محرقہ تپ بھی انگریز نے چڑھایا اور پیشگوئی کی میعاد کے اندر مار بھی دیا۔

● حضرت کی پیشگوئیوں کے عین مطابق کانگڑہ کا اور مابعد بہار اور کوئٹہ کا زلزلہ بھی انگریز ہی کی سازش کا نتیجہ تھا؟

● ع ”زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار“ کی پیشگوئی بھی انگریز ہی نے پوری کردی؟

● يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کا الہامی وعدہ بھی انگریز ہی نے پورا کیا؟

● ”اعجاز احمدی“ اور ”اعجاز المسیح“ کی معجزانہ تحدّی کے مقابلہ میں مخالف علماء انگریز ہی کے ایماء پر مقابلہ سے ساکت اور خاموش رہے؟

● غلام دستگیر قصوری۔ رُسل بابا امرتسری۔ محمد اسمٰعیل علی گڑھی۔ چراغدین جمونی۔ فقیر مرزا آف دوالمیال۔ شبھ چنتک آریہ اخبار کا عملہ۔ دیانند وغیرہ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے انگریز ہی نے مارے؟

● غرضیکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی تائید میں زمین نے بھی نشان ظاہر کئے اور آسمان نے بھی۔

● پھر یہ عجیب بات ہے کہ انگریز نے حضرت مرزا صاحب سے تو کہا کہ تم عین چودھویں صدی کے سر پر دعویٰ مجدّدیت کردو اور خود کو حدیث مجدّد کا مصداق قرار دے دو۔ اور اُدھر اللہ تعالیٰ سے بھی سازش کرلی کہ کسی سچے مجدّد کو چودھویں صدی میں نہ آنے دے حالانکہ حضرت مرزا صاحب نے اعلان فرمایا:

”ہائے! یہ قوم نہیں سوچتی کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور پھر کوئی بتلا نہ سکا کہ تم جھوٹے ہو اور سچا فلاں آدمی ہے۔“

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 469)

”افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر ان لوگوں نے خُدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھ بھی عزّت نہ کی اور صدی پر بھی سترہ برس (اور اب ۲۷ برس۔خادمؔ) (اور اب 139 برس۔ناقل) گزر گئے۔ مگر اُن کا مجدّد اب تک کسی غار میں پوشیدہ بیٹھا ہے۔ مجھ سے یہ لوگ کیوں بخل کرتے ہیں۔ اگر خدا نہ چاہتا تو مَیں نہ آتا۔“

(اربعین نمبر 3، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 399)

(تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب ”پاکٹ بک“ مصنفہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم صفحہ 592 تا 595)

غرضیکہ ہمارا عقیدہ اور ہمارا عمل کوئی بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ انگریزوں کا خودکاشتہ پودا ہونے، اور انگریزوں کا ایجنٹ ہونے کا الزام ہم پر لگ سکے۔ البتہ اگر یہ الزام کسی پر لگ سکتا ہے تو وہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اور ان کے ہم عقیدہ علما ہیں جو عیسائیت کی تائید و نصرت کے لئے ہمہ تن تیار ہیں۔ جو عیسائیوں کی طرح مسیح ناصری علیہ السلام کے بجسم عنصری آسمان پر چلے جانے اور پھر اسی جسم کے ساتھ آسمان سے اُتر آنے کے قائل ہیں، گو یہ عقیدہ کیسا ہی قرآن و حدیث کے خلاف ہو اور گو اس سے کیسی ہی عیسائیت کی تائید ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

مسلمان دنیا اس وقت سب سے زیادہ فسادوں کی نذر ہو رہی ہے۔ ان کے دینی اور دنیاوی رہنما انہیں اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں اور آپس میں ایک ہی ملک کے رہنے والے شہری ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں اور اس بات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیرونی دنیا خاص طور پر غیر مسلم طاقتیں مسلمانوں کے گروہوں کو لڑانے اور اپنے مفادات حاصل کرنے کیلئے جنگی ساز و سامان بھی دے رہی ہیں اور فوجی مدد بھی دے رہی ہیں۔ پس یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے اور یہ حالت جہاں ہمیں اپنے لئے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اور دوسرے مسلمانوں کیلئے، عامّۃ المسلمین کیلئے جنہوں نے نہیں مانا، ان کیلئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئے وہاں ہمیں اس بات کی بھی ضرورت ہے، اس طرف توجہ کی بھی ضرورت ہے کہ اپنی عملی حالتوں کو ویسا بنائیں، اپنی روحانی حالتوں کو ویسا بنائیں جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات کا تذکرہ جن میں آپ نے جماعت کو اپنی حالتوں کو بہتر بنانے کی تلقین فرمائی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت کرنا اور صرف اس کی رضا کو حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن یہ ایسا امر ہے جس کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے، تبھی احمدی ہونے کا مقصد بھی حاصل ہوگا

قرآن کریم پر غور اور فکر کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تلقین فرمائی تھی اسی طرح آپ کی کتب کو بھی پڑھنے اور دینی علم بڑھانے کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے اور اسی طرح خلافت سے تعلق جوڑنے کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جو ایم ٹی اے کی نعمت دی ہے اس کے ذریعہ رابطہ قائم کرنا چاہئے اور خلیفۂ وقت کے جو تمام پروگرام ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو لوگ اس تعلق کو ایک خاص توجہ سے قائم رکھے ہوئے ہیں، بہت سارے لوگ ہیں ایم ٹی اے سنتے ہیں اور ایم ٹی اے سے تعلق ہے ان کے مجھے خطوط آتے ہیں کہ ان کے ایمان و یقین میں اس تعلق کی وجہ سے ترقی ہوئی ہے، پس یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جس سے ہر احمدی کو فائدہ اٹھانا چاہئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ''کشتی نوح'' کو بار بار پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے اس کیلئے اس کو جہاں پڑھنے اور سنانے کا جماعتوں میں انتظام ہونا چاہئے اور اسی طرح ایم.ٹی.اے میں بھی پڑھنے کا انتظام ہونا چاہئے ہر ایک کو اس کو اپنی زندگی کا حصہ بھی بنانا چاہئے، خود بھی پڑھنی چاہئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔

ان دنوں میں خاص طور پر پاکستان کے حالات کے متعلق بھی دعا کریں اور پاکستانیوں کو خود بھی اپنے متعلق اور اپنے لئے بہت دعا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہر شر سے محفوظ رکھے، عمومی طور پر ملک کے اندر بھی مولویوں کی وجہ سے جو فساد دوبارہ برپا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ملک کو بھی محفوظ رکھے عام طور پر دنیا کیلئے بھی دعا کریں بڑی تیزی سے یہ اب جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13؍اپریل 2018ء بمطابق 13؍شہادت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بشارت، پیدرو آباد (سپین)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اس زمانے میں دنیا میں ہر طرف فتنہ و فساد برپا ہے۔ کہیں دین کے نام پر فساد برپا ہے تو کہیں دنیاوی طاقت اور برتری ثابت کرنے کے لئے فساد برپا ہے۔ کہیں غربت اور امارت کے مقابلے کی وجہ سے فساد ہو رہا ہے تو کہیں سیاسی جماعتوں کے حکومتی اختیارات سنبھالنے کے لئے فساد پیدا ہوا ہوا ہے۔ کہیں گھروں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے اور فساد ہیں تو کہیں ایک دوسرے کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے لڑائی جھگڑے اور فتنہ و فساد برپا ہو رہا ہے۔ کہیں نسلی برتری ثابت کرنے کے لئے فساد کی کوششیں کی جا رہی ہیں تو کہیں اپنا حق لینے کے لئے غلط طریق اختیار کر کے فتنہ و فساد کی کوشش کی جا رہی ہے۔ غرض کہ جس پہلو سے بھی دیکھیں دنیا فتنہ و فساد میں گھری ہوئی ہے۔ نہ غریب اس سے محفوظ ہے، نہ امیر اس سے محفوظ ہے۔ نہ ترقی یافتہ ممالک اس سے محفوظ ہیں، نہ کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک اس سے محفوظ ہیں۔ گویا کہ انسان جو اپنے آپ کو اس زمانے میں بڑا ترقی یافتہ سمجھ رہا ہے، یہ سمجھتا ہے کہ یہ علم اور عقل اور روشنی کا زمانہ ہے، حقیقت میں اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھول کر دنیا کی تلاش اور اسے ہی اپنا معبود سمجھ کر، اسے ہی اپنا رب سمجھ کر تباہی کے گڑھے کی طرف بڑھ رہا ہے بلکہ اس کے قریب پہنچ چکا ہے۔ ایسے حالات میں غیر مسلم دنیا کا دنیا کی چکا چوند میں ڈوبنا تو کچھ حد تک انسان سمجھ سکتا ہے کیونکہ ان کے دین میں تو بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے ان کا دین جامع اور مکمل حل پیش نہیں کرتا۔ لیکن مسلمانوں پر حیرت ہے جن کے پاس ایک جامع اور مکمل کتاب اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اس زمانے کے امام کو بھیجا ہے جس نے علماء کے آپس کے اختلافات کی وجہ سے قرآن کریم کی تفسیروں میں یا دین میں جو اختلافات اور غلط رنگ پیدا کر دیا تھا اس کی اصلاح کرنی تھی۔ لیکن بجائے اس کے کہ مسلمان خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کی بات سنیں اور اس بات کی طرف آئیں جو اختلافات اور فسادات کو ختم کرنے والی بات ہے، مسلمانوں کی اکثریت دین کے نام پر فساد پیدا کرنے والے علماء کے پیچھے چل پڑی ہے اور ان کے پیچھے چل کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو دنیا کے فساد کو ختم کرنے کے لئے اور آپس میں محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کے پہچاننے کے لئے ایک انتظام کیا تھا۔ لیکن مسلمان اس طرف توجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان دنیا اس وقت سب سے زیادہ فسادوں کی نذر ہو رہی ہے۔ ان کے دینی اور دنیاوی رہنما انہیں اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں اور آپس میں ایک ہی ملک کے رہنے والے شہری ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اور اس بات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیرونی دنیا خاص طور پر غیر مسلم طاقتیں مسلمانوں کے گروہوں کو لڑانے اور اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے جنگی ساز و سامان بھی دے رہی ہیں اور فوجی مدد بھی دے رہی ہیں۔ پس یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ اور یہ حالت جہاں ہمیں اپنے لئے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے، عامّۃ المسلمین کے لئے جنہوں نے نہیں مانا، ان کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئے وہاں ہمیں اس بات کی بھی ضرورت ہے، اس طرف توجہ کی بھی ضرورت ہے کہ اپنی عملی حالتوں کو ویسا بنائیں، اپنی روحانی حالتوں کو ویسا بنائیں جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہماری عملی حالتیں ایسی نہیں ہیں جیسا آپ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں تو عین ممکن ہے کہ ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو جائیں جو فتنہ و فساد میں مبتلا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلسل اور بار بار اپنی جماعت کے افراد کو نصیحت فرمائی ہے کہ تمہاری حالتیں بیعت کے بعد کیسی ہونی چاہئیں؟ اس کے لئے تم نے کیا طریق اختیار کرنے ہیں یا کرنے چاہئیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اس وقت مَیں پیش کروں گا جو ان باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں اس لئے ہمیں ان کو غور سے سننا چاہئے۔ یہ نہ سمجھیں کہ پہلے بھی کئی مرتبہ سن چکے ہیں یا پڑھ چکے ہیں۔ پڑھ کے اور سن کے بھی بھول جاتے ہیں۔ جس تواتر سے اور جس طرح مختلف پیرائے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ باتیں بیان کی ہیں اور سالوں میں پھیلی ہوئی مجالس میں بار بار جماعت کو اپنی حالتوں کے بہتر کرنے کی تلقین کی

ہے یہ اس بات کا اظہار ہے کہ آپ کو اپنی جماعت کی کس قدر فکر تھی کہ کہیں وہ اپنے مقصد کو بھول نہ جائیں۔ کہیں بیعت کے بعد پھر ان میں بگاڑ نہ پیدا ہو جائے۔ پھر وہ اندھیرے کی طرف نہ بڑھنے شروع ہو جائیں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانے میں جب کہ ہر طرف ضلالت، غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے۔ حقوق اور وصایا کی پرواہ نہیں ہے''۔ نہ یہ پتہ ہے کہ ہمارے کیا حق ہیں اور کس طرح ہم نے ادا کرنے ہیں نہ ان باتوں کی پرواہ ہے جس کی ان کو تلقین کی گئی تھی یا جس کی خود وہ وصیت کرتے ہیں یا ان کو وصیت کی گئی۔ ''دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہاک ہے۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصہ میں دیکھی جاتی ہیں۔ لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں۔ نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں''۔ ذرا سی بات ہوئی تو نفسانی جذبات غالب آ گئے۔ ''اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے''۔ اگر گناہ نہیں کر رہے تو اس لئے کہ کمزور ہیں۔ ڈرتے ہیں کہیں پکڑے نہ جائیں اور سزا نہ ملے۔ ''مگر جب ذرا کمزوری رفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں''۔ فرمایا کہ ''آج اس زمانے میں ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقویٰ اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کے سچے تقویٰ اور ایمان کا تخم ہرگز ضائع نہ کرے جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آتی ہے تو اَور فصل پیدا کر دیتا ہے''۔ ایک نسل خراب ہو رہی ہے، ایک فصل خراب ہو رہی ہے تو اَور فصل پیدا کر دیتا ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ اگر ایک نسل تباہ ہو گی یا کچھ لوگ تباہ ہوں گے یا ایک قوم تباہ ہو گی تو اور قومیں پیدا کر دے گا اور پیدا کر دیتا ہے۔ فرمایا کہ ''وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10)'' کہ ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے، اس قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ فرمایا کہ ''بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے۔ اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں۔ خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کی الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے۔'' اگر برائیاں پھیل رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا تھا، اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا تقاضا تھا کہ اس میدان کو دوبارہ ایسے لوگوں سے بھرے یا ایسے لوگ پیدا کرے جو پھر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دین کا اجرا کرنے والے ہوں۔ دین کو پھیلانے والے ہوں۔ دین پر عمل کرنے والے ہوں۔ آپ فرماتے ہیں ''ہرگز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دُور رہیں۔ اس لئے اب ان کے مقابلے میں خدا تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 395 تا 396، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اگر صحیح بیعت کی ہے تو احمدی کو زندوں میں شامل ہونا ہوگا، روحانی زندوں میں شامل ہونا ہوگا ورنہ کوئی فائدہ نہیں۔ کیا یہ نئی قوم، صرف منہ سے کہہ دینے سے ہم نئی قوم بن جائیں گے۔ نہیں۔ بلکہ اس کے لئے عملی حالتوں کی تبدیلی اور سچا تقویٰ پیدا کرنے کی ضرورت ہے تبھی ہم وہ نئی قوم بن سکتے ہیں جو اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والی ہے۔ تبھی ہم وہ لوگ بن سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہیں۔ تبھی ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے والے ہو سکتے ہیں۔

اسلام کی حقیقت کیا ہے اور اسے ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''اسلام اللہ تعالیٰ کے تمام تصرّفات کے نیچے آ جانے کا نام ہے اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالیٰ کے حضور رکھ دیتا ہے بِدُوں کسی امید پاداش کے''۔ (بغیر کسی امید کے، بغیر کسی انعام کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا چاہتا ہے)۔ ''مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَ ہُوَ مُحۡسِنٌ (البقرۃ:113) یعنی مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ بمشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو۔'' اگر کوئی نیکیاں کرنی ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر رہے ہیں تو اس لئے نہیں کہ ہمارے پہ بڑا بوجھ پڑ گیا بلکہ ہر نیک کام کرنے میں انسان کو ایک لذت، ایک مزا آنا چاہئے۔ خوشدلی سے کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ ''جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے'' فرماتے ہیں ''حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہہ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولیٰ پیدا کرنے والا اور محسن ہے اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ سچے مسلمان کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے اور نہ آرام ہیں، نہ لذات ہیں تو وہ اپنے اعمال صالحہ اور محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا۔'' یہ ہے اللہ تعالیٰ سے بے نفس محبت جو آپ پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ کسی بدلے کے لئے نہیں، دوزخ کے ڈر سے نہیں، جنت کو حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خالص محبت ہونی چاہئے۔ چاہے کچھ بھی نہ ملے تب بھی اللہ تعالیٰ سے محبت ہو۔ ''کیونکہ اس کی عبادات اور خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی کی شناخت، اس کی محبت اور اطاعت کے لئے بنائی گئی ہے اَور کوئی غرض اور مقصد اس کا ہے ہی نہیں۔ اسی لئے وہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صرف کرتا ہے تو اس کو اپنے محبوب حقیقی ہی کا چہرہ نظر آتا ہے''۔ جب بے نفس ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کا چہرہ نظر آتا ہے۔ پھر صحیح تعلق پیدا ہوتا ہے۔ ''بہشت و دوزخ پر اس کی اصلاً نظر نہیں ہوتی'' بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر نظر ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عشق میں اپنی حالت کو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلایا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو مَیں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صورت میں دلایا جاوے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لا انتہا موت سے بڑھ کر دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے......'' فرمایا کہ ''ایک سچا مسلمان خدا کے حکم سے باہر ہونا اپنے لئے ہلاکت کا موجب سمجھتا ہے خواہ اس کو اس نافرمانی میں کتنی ہی آسائش اور آرام کا وعدہ دیا جاوے''۔ فرماتے ہیں ''پس حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جاوے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بنا پر نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہو کر ہو پھر وہ محبت بجائے خود اس کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے اور حقیقی بہشت یہی ہے۔ کوئی آدمی بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس راہ کو اختیار نہیں کرتا ہے۔ اس لئے میں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اسی راہ سے داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں کیونکہ بہشت کی حقیقی راہ یہی ہے۔''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 181 تا 183، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمارے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت کے بارہ میں یہ امید اور توقع ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت کرنا اور صرف اس کی رضا کو حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ لیکن یہ ایسا امر ہے جس کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی احمدی ہونے کا مقصد بھی حاصل ہوگا۔ چنانچہ آپ نے خود ہی یہ سوال اٹھایا کہ کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ آسان بات ہے؟ پھر فرماتے ہیں کہ ''جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 74، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو محض اسم نویسی سے کوئی جماعت میں داخل نہیں'' صرف نام لکھوانے سے جماعت میں داخل نہیں ہو جاتے ''جب تک وہ حقیقت کو اپنے اندر پیدا نہ کرے'' فرمایا ''آپس میں محبت کرو۔ اتلاف حقوق نہ کرو'' ایک دوسرے کے حق نہ مارو ''اور خدا کی راہ میں دیوانہ کی طرح ہو جاؤ تا کہ خدا تم پر فضل کرے۔ اس سے کچھ باہر نہیں۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 75 حاشیہ، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے کامل ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی عملی مثال ایسی ہی ہے جیسے زبان سے صرف شیرینی یا مصری کہہ دینا یا میٹھا میٹھا کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہو جاتا جب تک میٹھا کھایا نہ جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت اور توحید کا زبانی اقرار فائدہ نہیں دے گا جب تک عملی حصہ نہ ہو اور عملی حصہ اسی وقت ثابت ہوگا جب دنیا کو مقدم کرنے کا بوجھ اتار کر دین کو مقدم کرو گے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو پھر دین کو مقدم کرو۔ اگر خدا کو خوش کرنا ہے تو دین کو مقدم کرو۔ دین تمہاری ترجیح ہونی چاہئے۔ آپ نے انذار فرمایا کہ اگر تمہارے اندر وفاداری اور اخلاص نہیں ہے تو تم جھوٹے ہو اور ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہوگا جس میں وفاداری نہیں ہے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا۔ اس کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 188 تا 190، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہ کس طرح تم یہ حاصل کر سکتے ہو اور صحابہ نے کس طرح اسے مقدم رکھا اور تمہیں کس طرح اس کی کوشش کرنی چاہئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے'' فرمایا کہ ''میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے'' (یا دنیاوی کام کرنا منع ہے) ''نہیں۔ صحابہ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے'' شیطان ان پر حملہ آور نہیں ہو سکا، شیطان ان پر قابو نہیں پا سکا۔ دنیاوی کام بھی کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ یاد رہتا تھا۔ ''کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا''۔ آپ نے فرمایا ''میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔ مال چونکہ تجارت سے بڑھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی طلب دین اور ترقی دین کی خواہش کو ایک تجارت ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے هَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ۔'' کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کے بارے میں بتاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے بچائے گی۔ فرمایا کہ ''سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے۔ پس مَیں بھی خدا تعالیٰ کے ان ہی الفاظ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ هَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ'' فرمایا کہ ''میں زیادہ امید ان پر کرتا ہوں جو دینی ترقی اور شوق کو کم نہیں کرتے۔ جو اس شوق کو کم کرتے ہیں مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ شیطان ان پر قابو نہ پا لے''

یعنی جن میں مستقل مزاجی نہیں ہے تو پھر دین دنیا پر مقدم نہیں رہ سکتا۔ پھر سستیاں بھی شروع ہو جاتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ انسان شیطان کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’اس لئے کبھی سست نہیں ہونا چاہیئے۔ ہر امر کو جو سمجھ میں نہ آئے پوچھنا چاہیئے تا کہ معرفت میں زیادت ہو۔ پوچھنا حرام نہیں۔ بحیثیت انکار کے بھی پوچھنا چاہیئے۔‘‘ اگر کوئی کسی بات کو نہیں مانتا، غیر ہیں تو ان کو تبلیغ کرنی چاہیئے۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ وہ بھی پوچھیں ’’اور عملی ترقی کے لئے بھی‘‘۔ ایک مومن جو ہے اگر اس کو عملی ترقی کرنی ہے تو علم حاصل کرنا چاہیئے اور سوال پوچھنے چاہئیں۔ فرمایا کہ ’’جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کرے۔ اگر بعض معارف سمجھ نہ سکے تو دوسروں سے دریافت کر کے فائدہ پہنچائے‘‘۔ فرمایا کہ ’’قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے جس کی تہہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 193 تا 194، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک موقع پر جماعت کو تقویٰ کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے۔‘‘ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس بات کے لئے بھیجا ہے وہ یہی ہے ’’کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔‘‘ تلواریں نہیں اٹھانی لوگوں کے سر نہیں اڑانے۔ جس طرح آجکل بعض تنظیمیں یا دہشت گرد گروہ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں بلکہ دین پھیلانا ہے۔ دین کی تبلیغ کرنی ہے۔ تربیت کرنی ہے۔ تو پہلے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو۔ تقویٰ ہوگا تو سارے کام بھی آہستہ آہستہ شروع ہو جائیں گے۔ فرمایا تلوار نہیں اٹھانی۔ ’’یہ حرام ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جُزوِ اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی‘‘ تلوار سے جنگ نہیں کرنی۔ پہلے تقویٰ پیدا کرنے کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرنی ہے پھر دوسروں کو بھی انسان پیغام پہنچا سکتا ہے اور اس سے لوگ پھر ناراض بھی نہیں ہوں گے۔ فرمایا کہ ’’اس وقت کُل دنیا کے مذاہب کو دیکھ لو کہ اصل غرض تقویٰ مفقود ہے اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔ حقیقی خدا چھپ گیا ہے اور سچے خدا کی ہتک کی جاتی ہے۔ مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جاوے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو۔ جو لوگ دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ متوکّل نہیں ہو سکتے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 358 تا 357، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ دنیاوی مقاصد کی طرف تو ہماری زیادہ توجہ نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے تو پھر دین کو مقدم کرنا ہوگا اور دنیاوی مقاصد کو پسِ پُشت ڈالنا ہوگا۔ پس یہ ہم نے دیکھنا ہے کہ ہم دین کو مقدم کر رہے ہیں یا دنیا ہمارے دین پر غالب آ رہی ہے۔ تقویٰ میں ہم بڑھ رہے ہیں یا تقویٰ کی کمی ہو رہی ہے۔

اپنی روحانیت بڑھانے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ساتھ اپنے دینی علم کو بڑھانے کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر آپ ہمیں نصیحت فرماتے ہیں کہ ’’مُرشد اور مرید کے تعلقات استاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں۔ جیسے شاگرد استاد سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح مُرید اپنے مرشد سے۔ لیکن شاگرد اگر استاد سے تعلق تو رکھے مگر اپنی تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھائے تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال مرید کا ہے‘‘ استاد سے یا اپنے ٹیچر سے ایک سٹوڈنٹ صرف تعلق رکھتا ہے، اس سے واقف ہے اور علم حاصل نہیں کر رہا یا اس کی باتوں پہ عمل نہیں کر رہا تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ مرید اور مرشد کے تعلق میں صرف یہ کہہ دینا کہ میرا تعلق ہے اس سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا جب تک ان باتوں پر عمل نہیں کرو گے جو تمہیں کہی جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا ’’پس اس سلسلہ میں تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے۔ طالب حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہیئے ورنہ شیطانِ لعین اَور طرف لگا دے گا۔ اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے‘‘ (پانی کچھ عرصہ کھڑا رہے تو پھر اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے) ’’اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے تو وہ گر جاتا ہے۔‘‘ اگر صحیح مومن ہو تو ترقی کی طرف قدم بڑھنا چاہیئے۔ ایک جگہ کھڑے رہے تو پھر کھڑے نہیں رہو گے بلکہ گر جاؤ گے، نیچے چلے جاؤ گے۔ فرمایا کہ ’’پس سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلبِ دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا۔ لیکن آپ کو بھی رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا کی دعا تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اَور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہوتا جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔ بعض امور کو وہ ابتدائی نگاہ میں اس بچے کی طرح جو اقلیدس کے اشکال کو محض بیہودہ سمجھتا ہے بالکل بیہودہ سمجھتے تھے۔ لیکن آخر وہی امور صداقت کی صورت میں اُن کو نظر آئے۔ اس لئے کس قدر ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کو بدلنے کے ساتھ ہی علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جاوے۔ تم نے بہت سی بیہودہ باتوں کو چھوڑ کر اس سلسلہ کو قبول کیا ہے‘‘۔ فرماتے ہیں بہت ساری بیہودہ باتوں کو چھوڑ کر اس سلسلہ کو قبول کیا ہے ’’اگر تم اس کی بابت پورا علم اور بصیرت حاصل نہیں کرو گے تو اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوا‘‘ یہ کوئی فائدہ نہیں کہ ہم نے بیعت کر لی، احمدی ہو گئے یا ہم پیدائشی احمدی ہیں۔ جب تک خود علم نہیں حاصل کرو گے، اپنے علم کو نہیں بڑھاؤ گے، دینی علم کو نہیں بڑھاؤ گے نہ پیدائشی احمدی ہونا کوئی فائدہ دے گا، نہ خود بیعت کرنا کوئی فائدہ دے گا۔ فرمایا کہ ’’تمہارے یقین اور معرفت میں قوت کیونکر پیدا ہو گی‘‘ اگر علم نہ بڑھایا۔ ’’ذرا ذرا سی بات پر شکوک وشبہات پیدا ہوں گے اور آخر قدم کو ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 193، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بہت سارے لوگ جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں یا جن کو اعتراضات پیدا ہو جاتے ہیں یا جو بعض لوگ صرف اس لئے احمدیت پر یا دین پر قائم ہوتے ہیں کہ ہمارے رشتہ دار احمدی ہیں ان کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر وہ علم حاصل کریں تو جتنے شکوک وشبہات ہیں وہ دور ہو سکتے ہیں اور پھر قدم نہیں ڈگمگائیں گے۔ پھر شیطان حملہ نہیں کرے گا۔

پس جیسا کہ پہلے قرآن کریم پر غور اور فکر کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تلقین فرمائی تھی اسی طرح آپ کی کتب کو بھی پڑھنے اور دینی علم بڑھانے کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے اور اسی طرح خلافت سے تعلق جوڑنے کے لئے بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جو ایم ٹی اے کی نعمت دی ہے اس کے ذریعہ رابطہ قائم کرنا چاہیئے اور خلیفۂ وقت کے جو تمام پروگرام ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو لوگ اس تعلق کو ایک خاص توجہ سے قائم رکھے ہوئے ہیں، بہت سارے لوگ ہیں جو ایم ٹی اے سنتے ہیں اور ایم ٹی اے سے تعلق ہے ان کے مجھے خطوط آتے ہیں کہ ان کے ایمان ویقین میں اس تعلق کی وجہ سے ترقی ہوئی ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جس سے ہر احمدی کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

آپس میں محبت اور پیار کرنے اور ایک دوسرے کی تکلیف کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی‘‘۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سب برابر ہوں۔ ’’کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے؟‘‘ ہم زمین میں گندم کا بیج ڈالتے ہیں تو سارے بیج تو نہیں نکلتے۔ ’’بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اَور طرح قابل ثمر نہیں رہتے‘‘ ان کو پھل نہیں لگتا۔ ’’غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں‘‘ (جو اچھے ہوتے ہیں، اُگنے کی صلاحیتیں ان میں ہوتی ہیں) ’’ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کَزَرۡعٍ ہوتی ہے۔‘‘ (کھیتی کی طرح ہوتی ہے) ’’اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے‘‘۔ کوئی دین کے علم میں زیادہ ہے کوئی کمزور ہے۔ کوئی کسی لحاظ سے بہتر ہے کسی میں کوئی نیکی ہے اور اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق وہ پنپتے ہیں۔ جو کمزور ہیں ان کو بھی ساتھ لے کر چلنا ان کا کام ہے جو بہتر ہیں۔ فرمایا کہ ’’پس یہ دستور ہونا چاہیئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے؟ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی۔‘‘ کہ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ فرمایا کہ ’’کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ‘‘۔ عملی کمزوریاں ہیں تو ان میں بھی شریک ہو جاؤ۔ کس طرح ہو جاؤ کہ ان کی عملی کمزوریاں اختیار کر لو!؟ نہیں۔ ان کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ ایمان میں ان کی کمزوریاں ہیں تو اگر تمہارا ایمان مضبوط ہے تو ان کے ایمان کو بچانے کی کوشش کرو۔ مالی کمزوریاں ہیں تو ان کی مالی مدد اگر کر سکتے ہو تو وہ کرو۔ نہیں تو نظام جماعت کو بتاؤ کہ جس حد تک نظام جماعت کر سکتا ہے مدد کرے۔ فرمایا کہ ’’بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔‘‘ صحت کی حالت نہیں ہے، ظاہری بیماریاں ہیں ان کا بھی علاج کرو۔ فرمایا ’’کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے‘‘ ایک دوسرے کے عیب بتانے کی بجائے پردہ پوشی کی جائے۔ ’’صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو۔ کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت اور ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں‘‘۔ کوئی ایک دوسرے کو کھا تو نہیں سکتا۔ یہاں کھانے سے مراد یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم چغلیاں کرتے ہو، بدظنیاں کرتے ہو تو اسی طرح ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتے ہو۔ پس برائیاں نہ دیکھو۔ ہر ایک کی اچھائیاں دیکھو۔ فرمایا کہ ’’وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں‘‘ (اس کی برائیاں بیان کرنی شروع کر دیں) ’’اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیئے۔ بلکہ اجماع میں چاہیئے کہ قوت آ جاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ
اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔‘‘

(صحیح بخاری، کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان وفیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’حضرت جریر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے میری بیعت
اس بات پر لی کہ میں نماز قائم کروں گا، زکوٰۃ دوں گا اور ہر مومن کا خیر خواہ رہوں گا۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں معمولی باتوں کو اخباروں میں بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں'' آپ نے فرمایا ''اور خَلق کو'' (اس وجہ سے پھر) ''گمراہ کرتے ہیں'' لوگوں کو بتاتے ہیں کہ دیکھوان میں یہ یہ برائیاں ہیں اور عام لوگ تحقیق تو کرتے نہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں۔ فرمایا ''لیکن اگر اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسی کو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکہ دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے'' کہ ایک کا قصور دیکھ کے اس کی پردہ پوشی کرنی چاہئے نہ کہ اسکے عیبوں کا اظہار کیا جائے، اس کی کمزوریوں کو باہر نکالا جائے۔ آجکل یہ عجیب رواج پیدا ہو گئے ہیں۔ اب خاوند بیوی بھی ایک دوسرے کی کمزوریاں ظاہر کرنے لگ گئے ہیں اور اس کیلئے ریکارڈنگ کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ ''ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 347 تا 348، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر بھائی چارے اور ہمدردی کی نصیحت فرماتے ہوئے آپ مزید فرماتے ہیں کہ ''ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں'' اگر پھلنا پھولنا ہے تو پھر آپس میں سچی ہمدردی ہونی چاہئے۔ ''جو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔'' جس کو بھی طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ فرماتے ہیں کہ ''مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے'' فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ کو یہ (حرکتیں) منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے...... کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔'' اپنے بیٹے کی کوئی برائی دیکھتا ہے تو دنیا میں اس کی برائیاں نہیں پھیلاتا۔ قریبی تعلق والا ہو تو اس کی برائیوں کو چھپایا جاتا ہے اس کو پھیلایا نہیں جاتا۔ فرمایا کہ ''پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟'' یہاں بھائی سے مراد ہر قریبی رشتہ ہے۔ ''دنیا کے بھائی اخوّت کا طریق نہیں چھوڑتے'' اپنے رشتہ داروں کی مثال دی کہ ''میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں۔'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رشتہ دار تھے مرزا نظام الدین وغیرہ جو آپ کے مخالف بھی تھے اور دین سے بھی ہٹے ہوئے تھے ''کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے۔ مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے'' فرمایا کہ ''بعض وقت انسان، جانور، بندر یا کتّے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریقِ نعمت و اخوّت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوّت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوّت وہ یہاں قائم کرے گا'' فرمایا ''خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (آل عمران:56)'' یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالا رکھنے والا ہوں، فوقیت دینے والا ہوں۔ فرمایا کہ ''مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی مگر یہ دن جو ابتلاء کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں''۔ اس زمانے میں کمزوری کے ایام تھے۔ آجکل پھر خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کو اس بات پر نظر رکھنی چاہئے کہ یہ جواُن کے کمزوری کے حالات ہیں اور حکومت بھی اور قانونی ادارے بھی اور انتظامیہ بھی ان کے خلاف پہلے سے بڑھ کر حرکتیں کر رہے ہیں۔ ان دنوں میں خاص طور پر اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ فرمایا کہ ''کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔'' (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 348 تا 349، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے ہماری اصلاح کے لئے اپنی کتاب ''کشتی نوح'' پڑھنے کی تلقین فرمائی اور اس کو بار بار پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے''۔ صرف ظاہری شیل (shell) کو دیکھنا کافی نہیں ہے جب تک اس کے اندر جو چیز ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ فرمایا کہ ''اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا''۔ اسی طرح ہے جس طرح ڈاکٹر سے نسخہ لے کے اس کو استعمال نہ کرو اور کہو کہ میں ٹھیک نہیں ہوا۔ یہی حال روحانی مریضوں کا ہے۔ اگر باتیں سن کے پھر عمل نہیں کرو گے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ فرمایا ''ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ خود محروم ہے''۔ فرمایا کہ ''کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا (الشّمس:10)۔'' یقیناً وہ فلاح پا گیا، کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا۔ فرمایا کہ ''یوں تو ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اُمّتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 232 تا 233، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس ''کشتی نوح'' کو جماعتوں میں پڑھ کر سنانے اور پڑھنے کی طرف توجہ دلانے، اس کا التزام کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''کشتی نوح میں مَیں نے اپنی تعلیم لکھ دی ہے اور اس سے ہر ایک شخص کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک شہر کی جماعت جلسے کر کے سب کو یہ سنا دے۔ ایک مستعد اور فارغ شخص کو بھیج دی جاوے جو پڑھ کر سنا دے اور اگر یونہی تقسیم کرنے لگو تو خواہ پچاس ہزار ہو کافی نہیں ہو سکتی ہیں۔ اس ترکیب سے اس کی اشاعت بھی ہو جائے گی اور وہ وحدت جو ہم چاہتے ہیں جماعت میں پیدا ہونے لگے گی۔'' (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 408، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس کے لئے اس کو جہاں پڑھنے اور سنانے کا جماعتوں میں انتظام ہونا چاہئے اور اسی طرح ایم ٹی اے میں بھی پڑھنے کا انتظام ہونا چاہئے۔ ہر ایک کو اس کو اپنی زندگی کا حصہ بھی بنانا چاہئے۔ خود بھی پڑھنی چاہئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔

برائیوں سے بچنے کی تلقین اور حقیقی احمدی کی نشانی بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''تمہارا کام اب یہ ہونا چاہئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی مگر تم خواہ نخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔'' (انجام متقیوں کا ہی ہے) ''اس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 283، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی احمدی بننے اور آپ کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بھی ہوں۔ اپنی عملی اصلاح کرنے والے بھی ہوں۔ اپنے علم میں اضافے کی طرف توجہ دینے والے بھی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔

ان دنوں میں خاص طور پر، پہلے بھی مَیں نے اشارہ کیا، پاکستان کے حالات کے متعلق بھی دعا کریں اور پاکستانیوں کو خود بھی اپنے متعلق اور اپنے لئے بہت دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔ عمومی طور پر ملک کے اندر بھی مولویوں کی وجہ سے جو فساد دوبارہ برپا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ملک کو بھی محفوظ رکھے۔ عام طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کریں بڑی تیزی سے یہ اب جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ روس اور امریکہ دونوں تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اور اصل میں تو یہ اپنی برتری ثابت کرنا چاہتے ہیں اور نام یہ ہے کہ ہم مظلوموں کا حق دلوانا چاہتے ہیں۔ اصل میں تو یہ مظلوموں کو حق دلوانے کے نام پر جس میں مسلمان ممالک شامل ہیں مسلمان ملکوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے اور یہ ان لوگوں سے مدد حاصل کرنے کی بجائے خود اپنے فیصلہ کرنے والے ہوں۔ اپنے عوام کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ عوام اپنی حکومت کے حق ادا کرنے والی ہو۔ اور یہ دہشت گرد گروپ جو اسلام کے نام پر حرکتیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بھی پکڑ کرے اور دونوں فریقوں کو عقل اور سمجھ دے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں کیونکہ اس کے بغیر اب کوئی اور چارہ نہیں کہ یہ بچ سکیں گے یا ان کی کسی بھی صورت میں بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور مسلمان ان ظلموں کا حصہ بننے کی بجائے اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق محبت اور پیار اور بھائی چارے کی تعلیم کو عام کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ......☆......☆......

کلامُ الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 379)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

خطبہ عید الفطر

آج عید کا دن ہے جو خوشی کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم اس لئے خوشی مناتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو مدّنظر رکھتے ہوئے عید کی خوشیاں منانے کا دن مقرر کیا ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ باقی قوموں اور مذہبوں نے بھی اس انسانی فطرت کے مطابق اپنی خوشیاں منانے کے دن مقرر کئے ہوئے ہیں لیکن ان قوموں کے خوشی کے دنوں میں وہ اجتماع کا رنگ نہیں ہے جو رنگ اسلام نے اجتماع کا رکھا ہے۔ اس دن نماز کی بھی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ہم عام دنوں میں عبادت کی طرف توجہ دیتے ہیں اور پانچ فرض نمازیں پڑھتے ہیں تو عید کے دن اس خوشی منانے کے دن کے ساتھ ہم پر چھ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کے ساتھ بحیثیت مسلمان ہم پر یہ بھی فرض کرتا ہے کہ ہم بندوں کے حق ادا کرنے والے بھی بنیں۔ اپنے بھائیوں سے نیک سلوک کرنا امن پیار اور محبت کے پیغام کو ہر طرف پھیلانا اور معاشرے میں پیار اور محبت سے رہنا ایک دوسرے کا حق ادا کرتے ہوئے رہنا اصل اور حقیقی عید کی خوشیوں کا حامل بناتا ہے۔ پس اس طرف ہمیں اپنی خوشیوں کے حوالے سے بھی کوشش کرنی چاہئے۔ صرف ذاتی خوشیاں نہ ہوں بلکہ ماحول کو بھی ہم ہر سطح پر خوشیاں دینے والے ہوں۔

’’دین کے دو ہی کامل حصے ہیں ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا۔‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے مختلف درجات کا تذکرہ اور عید کے موقع پر خصوصیت سے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی طرف توجہ دینے کی تاکیدی نصائح۔

ہمیں ہر سطح پر محبت، پیار، بھائی چارے اور حقوق کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقت میں یہی چیز ہے جو عید کی حقیقی خوشیوں کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکر گزار بنیں اس کی عبادت کا بھی حق ادا کرنیوالے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔

خطبہ عید الفطر فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 26؍جون 2017ء بمطابق 26؍احسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ عید کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج عید کا دن ہے جو خوشی کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم اس لئے خوشی مناتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو مدّنظر رکھتے ہوئے عید کی خوشیاں منانے کا دن مقرر کیا ہے۔ انسانی فطرت یہ چاہتی ہے کہ وہ اپنے لوگوں، دوستوں کے ساتھ مل کر خوشی منائے اور ایسے حالات پیدا کرے جب اس طرح مل کر خوشی منانے کا موقع مل سکے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ باقی قوموں اور مذہبوں نے بھی اس انسانی فطرت کے مطابق اپنی خوشیاں منانے کے دن مقرر کئے ہوئے ہیں لیکن ان قوموں کے خوشی کے دنوں میں وہ اجتماع کا رنگ نہیں ہے جو رنگ اسلام نے اجتماع کا رکھا ہے۔

نیز اسلامی عید اور خوشی کے دن میں یہ بھی فرق ہے کہ اس دن عید کا خطبہ اور عید کی نماز کی بھی زیادتی ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کا خطبہ پڑھ کر بتایا کہ جہاں لوگ عید کی خوشی منائیں وہاں خدا کی باتیں سننے اور اس کی عبادت کرنے کے لئے بھی جمع ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے ذمہ جو دو ذمہ داریاں ڈالی ہیں اس کا اظہار ہو۔ وہ دو ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ایک حقوق اللہ کی ادائیگی اور ایک حقوق العباد کی ادائیگی۔ اب اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ہم عام دنوں میں عبادت کی طرف توجہ دیتے ہیں اور پانچ فرض نمازیں پڑھتے ہیں تو عید کے دن اس خوشی منانے کے دن کے ساتھ ہم پر چھ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں۔ ایک دنیا دار تو کہے گا کہ یہ اچھی عید ہے جس میں خوشیاں اور کھیل کود کے بجائے پھر نمازوں کا پابند کر دیا گیا ہے، پھر عبادتوں کی طرف توجہ دلا دی گئی۔ لیکن ایک مومن سمجھتا ہے کہ حقیقی خوشی اسی میں ہے جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔ اس نے ہمیں یہ موقع عطا فرمایا جب ہم اس کی عبادت کا بھی حق ادا کریں اور اس کی مخلوق کا بھی حق ادا کریں اور اپنی خوشیاں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر منائیں۔

اس دن جب ہم پر چھ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں تو اسکے ساتھ ہی جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہم سورۃ فاتحہ بھی زیادہ پڑھتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ ہر نماز میں پڑھنی ضروری ہے۔ ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے۔ اور سورۃ فاتحہ میں ہم جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے، تسبیح ہے، تحمید ہے۔ عام دنوں میں فرائض نماز اور سنتوں میں ہم بتیس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور عید کے دن 34 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں۔ جو نوافل پڑھنے والے ہوں تو اس سے بھی زیادہ پڑھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کے الفاظ میں مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جب اُن سے سوال کیا جائے اور اُن سے پوچھا جائے کہ اُن کا معبود کون ہے تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ یہ جواب دے کہ میرا معبود وہ ہے جس کے لئے سب حمد ہے اور کسی قسم کا کوئی کمال اور قدرت ایسی نہیں مگر وہ اس کیلئے ثابت ہے۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 82 حاشیہ) یعنی ہر قسم کے کمال اور قدرت اللہ تعالیٰ سے ہی ثابت ہیں۔ اس کیلئے ہی ہیں۔

پھر الحمد للہ کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ سورۃ فاتحہ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ’’اَلْحَمْدُ لِلّٰہ......جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک حمد اور تعریف اس ذات کے لئے مُسَلَّم ہے جس کا نام اللہ ہے اور اس فقرہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے اس لئے شروع کیا گیا کہ اصل مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہو۔‘‘ عبادت صرف ظاہری، سر سے اتارنے کے لئے عبادت نہ ہو بلکہ روح کے جوش سے ہو اور طبیعت میں عبادت کرنے کی طرف ایک کشش پیدا ہو۔ فرمایا ’’اور ایسی کشش جو عشق اور محبت سے بھری ہوئی ہو ہرگز کسی کی نسبت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ شخص ایسی کامل خوبیوں کا جامع ہے جس کے ملاحظہ سے بے اختیار دل تعریف کرنے لگتا ہے۔‘‘ اگر انسان غور کرے تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس کے لئے حقیقی تعریف نکل سکتی ہے کیونکہ وہی تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ فرمایا ’’اور یہ تو ظاہر ہے کہ کامل تعریف دو قسم کی خوبیوں کے لئے ہوتی ہے۔ ایک کمالِ حُسن اور ایک کمالِ احسان۔‘‘ دو باتیں ہوں کسی میں تو تبھی اس کی تعریف ہو سکتی ہے۔ ایک اس کا حسن اور خوبصورتی اور دوسرے اس کا احسان۔ تبھی انسان تعریف کرتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے۔ فرمایا ’’اور اگر کسی میں دونوں خوبیاں جمع ہوں تو پھر اس کے لئے دل فدا اور شیدا ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف کا بڑا مطلب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دونوں قسم کی خوبیاں حق کے طالبوں پر ظاہر کرے تا اس بے مثل و مانند ذات کی طرف لوگ کھینچے جائیں۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی یہ خوبیاں جو حسن اور احسان کی ہیں قرآن شریف یہی چاہتا ہے کہ یہ لوگوں پر ظاہر ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگ ایک خاص کشش اور جوش اور محبت سے آئیں۔ فرمایا ’’اور روح کے جوش اور کشش سے اس کی بندگی کریں۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 247)

آپ نے فرمایا ’’کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کاملہ کا جامع ہے اس لئے ہر قسم کی خوبی اس میں پائی جاتی ہے اس سے اس کا حسن ظاہر ہو گیا‘‘ کیونکہ تمام صفات اس میں جمع ہیں۔ وہ چاہے انہیں پتا ہے یا نہیں پتا۔ اس لئے ان صفات کے جمع ہونے سے اس کا حسن ظاہر ہو گیا ’’اور جہاں تک احسان کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کے احسان کا سب سے زیادہ فائدہ انسان کو پہنچتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔‘‘ (ماخوذ از ایّام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 247-248) اللہ تعالیٰ کے انسان پر احسان ہیں کہ جو بھی مخلوق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے وہ انسان کے فائدے کے لئے پیدا کی ہے اور جہاں جب چاہے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پس ہمیں اللہ کا کتنا شکر کرنا چاہئے کہ اس کی صفات سے بھی جو حسن کی صورت میں ظاہر ہیں اور اس کے احسان سے بھی جو دنیا کی ہر چیز کے فائدے کی صورت میں ظاہر ہیں ان سے سب سے زیادہ انسان فائدہ اٹھا رہا ہے اور ان کا فائدہ سب سے زیادہ انسان کو ہو رہا ہے۔

پس یہ ہم پر فرض ہے کہ ہم دلی خوشی سے اس کی بندگی کا حق ادا کریں اور یہ باتیں یہ بھی تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اس کے صحیح عابد بنیں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بنیں اور بحیثیت مسلمان اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر گزاری ایک عام انسان کی نسبت ہم پر بہت زیادہ فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کے ساتھ بحیثیت مسلمان ہم پر یہ بھی فرض کرتا ہے کہ ہم بندوں کے حق ادا کرنے والے بھی بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس حسن و احسان پر جس کا اظہار وہ اپنے بندوں سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی اپنی حیثیت کے مطابق حسن و احسان کا سلوک کریں۔ اگر ہم یہ کریں تو تبھی ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کا صحیح ادراک حاصل کر کے پھر اسے اپنی حالتوں سے ظاہر کرنے والے ہوں گے۔ جہاں عبادت

کے حق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا بھی حق ادا کر رہے ہوں گے۔ اپنے بھائیوں سے نیک سلوک کرنا امن پیار اور محبت کے پیغام کو ہر طرف پھیلانا اور معاشرے میں پیار اور محبت سے رہنا ایک دوسرے کا حق ادا کرتے ہوئے رہنا اصل اور حقیقی عید کی خوشیوں کا حامل بناتا ہے۔

پس اس طرف ہمیں اپنی خوشیوں کے حوالے سے بھی کوشش کرنی چاہئے۔ صرف ذاتی خوشیاں نہ ہوں بلکہ ماحول کو بھی ہم ہر سطح پر خوشیاں دینے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بارے میں بہت سے ارشادات ہیں ان میں سے بعض پیش کرتا ہوں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ حسن و احسان کی معراج ہم اپنی استعدادوں کے مطابق کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ جتنی جتنی کسی کی صلاحیت ہے، استعدادیں ہیں اس کو اس پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ حقیقی عید کی خوشیاں ہم تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اُس کی محبتِ ذاتی رگ وریشہ میں سرایت کر جاوے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی (النحل:91)‘‘ فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرماں برداری کرو‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کی بیشمار نعمتیں ہیں ان کو یاد کرو اور پھر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس کے حکموں پر چلو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عدل ہے) ’’اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو‘‘ (اللہ تعالیٰ کی صحیح پہچان کرو۔ اللہ تعالیٰ کے مقام کی پہچان کرو) ’’اور اس پر ترقی کرنا چاہو‘‘ (اس سے اگلا قدم یہ ہے) ’’تو درجہ احسان کا ہے‘‘ (اب اللہ تعالیٰ پے انسان کیا احسان کرے) فرمایا ’’اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے‘‘ (اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایسا یقین ہو جائے کہ انسان ہر وقت سمجھے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں) ’’اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع، نہ دوزخ کا خوف ہو۔‘‘ (لوگوں سے تو انسان یہ کرتا ہے کہ جن سے سلوک نہیں بھی کیا ان سے انسان بڑھ کے سلوک کرتا ہے لیکن یہ قرابت داری کا رشتہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے اس درجہ پر پہنچنے کے لئے کیا کرنا ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اس لئے کہ اس سے ہمیں محبت ہونی چاہئے کیونکہ بیشمار اس کی صفات ہیں اور اس کے احسان ہیں۔ نہ اس لئے کہ ہمیں اس کے بدلہ میں جنت ملے گی یا نہ کرنے سے دوزخ کا خوف ہوگا) ’’نہ بہشت کی طمع ہو نہ دوزخ کا خوف۔‘‘ اس کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے محبت کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایتاء ذی القربیٰ کا مقام ہے۔ فرمایا کہ ’’بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خدا تعالیٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔‘‘

اور پھر آگے فرمایا کہ ’’اور مخلوقِ خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ احسان میں ایک مادہ خودنمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ مَیں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کئے۔ لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خودنمائی نہیں ہوتی۔‘‘ (نہ انسان دکھاوے کے لئے کرتا ہے نہ کسی غرض کے لئے کرتا ہے) ’’بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تُو اس بچے کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے کوئی باز پُرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننا گوارا نہ کرے گی اور اس بادشاہ کو گالی دے گی حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں نے مر جانا ہے مگر پھر بھی محبتِ ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہیں کرے گی۔‘‘ فرمایا کہ ’’اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے۔ جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اس کا اشارہ ایتاءِ ذی القربیٰ میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونی چاہئے۔ نہ مراتب کی خواہش۔ نہ ذلّت کا ڈر۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 181 تا 182، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت لطیف پیرائے میں ہمیں ہمارے دونوں قسم کے حقوق کی معراج حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ کا حق اور اس سے محبت کا اظہار بھی اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کا حقیقی ادراک اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا طریق بھی بتا دیا۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بندوں سے حسن سلوک اور تعلقات کی معراج بھی بتا دی اور یہی وہ اصول ہے جو دنیا کی حقیقی خوشیوں اور امن کا ضامن بن سکتا ہے۔

پھر مخلوق کے حقوق اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مزید کھول کر ایک اور زاویہ سے بھی بیان فرمایا۔ باتیں تو وہی ہیں لیکن بعض الفاظ میں نئے پہلو آ جاتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’خدا تم سے کیا چاہتا ہے؟ بس یہی کہ تم نوعِ انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اُن سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم اُن کے حقیقی رشتہ دار ہو۔‘‘

اب نیکیوں کی معراج کیا بتائی کہ نیکی نہ کرنے والے سے بھی نیکی کرو۔ یہ حقیقی مومن کی خوبی ہے۔ جو کوئی نیکی کرتا ہے، کوئی احسان کا سلوک کرتا ہے تو اس سے تم نیکی کر ہی دیتے ہو۔ لیکن جو نیکی نہیں کر رہا اس سے نیکی کرنا اصل نیکی ہے۔

اور پھر فرمایا کہ: ’’تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔‘‘ اب نیکی نہ کرنے والوں سے صرف عدل نہیں کرنا بلکہ ان پر احسان بھی کرنا ہے اور پھر احسان سے آگے بڑھ کر آپ نے فرمایا کہ ان سے اس طرح پیش آؤ جس طرح مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔ ’’کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے۔ لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔ اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے۔ خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرنا۔‘‘ (دوبارہ وہی چیز دہرائی) ’’اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور خدا سے ایتاءِ ذی القُربیٰ یہ ہے کہ اس کی عبادت نہ تو بہشت کے طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 31-30)

ذرا ذرا سی بات پر لوگ کہہ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دعا نہیں سنی۔ یہ مسئلہ ہو گیا فلاں ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے خلاف شکوے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے احسانوں کو یاد نہیں کرتے۔ پس فرمایا اس کے احسانوں کو یاد کرو اس کے انعاموں کو یاد کرو اور ایک طبعی جوش سے اس سے محبت کرو۔ پس یہ معیار ہیں جو ہم نے حاصل کرنے ہیں اور حقیقی خوشی اسی وقت ہے جب ہم یہ حاصل کریں۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار احسانات ہیں روزانہ ہم ان بیشمار نعمتوں سے حصہ بھی لے رہے ہوتے ہیں۔ ان کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنا تو ایک طرف رہا بہت سے ایسے بھی ہیں جو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہہ کر اس کی شکر گزاری بھی نہیں کرتے یعنی کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ تک نہیں کہتے یا کسی بھی طرح کسی لفظ میں اس کے شکر گزار نہیں ہوتے اور خوشیوں کے موقعوں پر تو بالکل بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سے احسان تو انسان نے کیا کرنا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہر موقع پر ہماری رہنمائی اور تربیت فرماتے ہیں، فرمایا کہ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

’’ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا، ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا

مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں

بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔‘‘ (روحانی خزائن، جلد 19، کشتی نوح، صفحہ 60)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

اللہ تعالیٰ سے احسان کا تعلق یہ ہے کہ اس کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے اس کے ساتھ تعلق میں اتنا بڑھو کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہو۔ ایک حقیقی مومن کی یہی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ حالت ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس کی اس طرح عبادت کرنے والے ہوں جو بے غرض ہو اور خالص اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ہو۔ اس کے حسن و احسان کو سامنے رکھتے ہوئے صرف اس کی شکر گزاری کے لئے نہ ہو۔

پھر اس بارے میں مزید بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ باتوں کو کھولنے کے لئے مزید اقتباس پڑھوں گا۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اُس سے اور اس کی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو۔ یعنی حق اللہ اور حق العباد بجالاؤ۔ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو۔ یعنی فرائض سے زیادہ اور ایسے اخلاص سے خدا کی بندگی کرو کہ گویا تم اُس کو دیکھتے ہو‘‘۔ عبادتوں کے فرائض تو اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں۔ پانچ وقت نمازیں ہیں، عید فرض کی ہے، جمعہ فرض کیا اور احسان یعنی اس کی عبادت کا حق بجالانا یہ ہے کہ نوافل کی طرف بھی توجہ ہو۔ انسان کی ذکر اَذکار کی طرف بھی توجہ ہو ’’اور حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروّت و سلوک کرو‘‘۔ جتنا کسی کا حق ہے اس سے زیادہ ان سے پیار اور شفقت اور محبت کا سلوک کرو۔ ’’اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو ایسے بے علّت و بے غرض خدا کی عبادت اور خَلقُ اللہ کی خدمت بجالاؤ کہ جیسے کوئی قرابت کے جوش سے کرتا ہے‘‘۔

(شحنۂ حق، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 361 تا 362)

پھر بنی نوع سے ہمدردی اور حسن سلوک کی قرآنی تعلیم کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ اُن سے کچھ تعرّض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔‘‘ کسی قسم کی زیادتی ان سے نہ کرو۔ جو اپنا حق ہے لو جہاں تک حق ہے۔ لیکن اس سے زیادہ ان پر زیادتی کر کے اپنے حق لینے کے لئے ان کے حقوق نہ مارنے لگ جاؤ کیونکہ یہ انصاف کے تقاضے پورا نہیں کرتا۔ اس لئے انصاف یہی ہے کہ انصاف پر قائم رہو اور اپنے حق سے زیادہ کسی چیز کی خواہش نہ کرو۔ بعض لوگ مقدموں میں اپنے حقوں سے بھی باہر نکل جاتے ہیں فرمایا کہ ’’اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے۔‘‘ اب پہلے جس نے نیکی نہیں کی تھی اس سے بھی نیکی کرو اور فرمایا کہ جو بدی تمہارے سے کر رہا ہے، برائی کر رہا ہے، تمہیں نقصان پہنچا رہا ہے اس سے بھی نیکی کرو۔ یہ احسان ہے ’’اور اس کے آزار کی عوض میں تُو اس کو راحت پہنچاوے۔‘‘ وہ تمہیں دکھ دیتا ہے تم اسے خوشی پہنچاؤ۔ تم اس کو آرام پہنچاؤ ’’اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔ پھر فرمایا کہ ’’پھر بعد اس کے ایتاءِ ذی القُربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجالاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدّتِ قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔‘‘ ایک قریبی رشتہ دار دوسرے قریبی رشتہ دار سے، ایک بھائی ایک بھائی سے، ایک ماں اپنے بچے سے جس طرح کرتی ہے اس طرح نیکی کرو۔ ’’سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے۔‘‘ اخلاقی ترقی کے جو کمال کا آخری انتہا ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح نیکی کرو۔ اسی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ’’کہ ہمدردیٔ خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدّعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوّت و قرابتِ انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلّف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکر گزاری یا دعا یا اَور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 551 تا 552) اس طرح ہو کہ کوئی تکلّف نہ ہو اس میں اور کوئی خواہش نہ ہو کہ یہ انسان میرا شکر گزار بنے گا۔ کوئی خواہش نہ ہو کہ میں اس سے نیکی کروں گا تو یہ مجھے دعائیں دے گا۔ کسی بھی قسم کی خواہش نہ ہو اور پھر نیکی کرو تو یہ اصل نیکی ہے جو فطرتی جوش سے نکلنے والی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمدردیٔ خلق کے بارے میں بار بار اور بے شمار جگہ ہمیں تلقین فرمائی ہے بلکہ ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ بعض لوگ حقوق اللہ تو ادا کر دیتے ہیں۔ نمازیں پڑھنے والے بھی ہیں۔ روزے رکھنے والے بھی ہیں۔ بظاہر بڑے عابد اور نیک نظر آتے ہیں لیکن جہاں مخلوق کے حق کی ادائیگی کا معاملہ آیا وہاں ان کی نظریں بدل جاتی ہیں۔ ان کی نیکیوں کے معیار بدل جاتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ مجھے بھی بعض دفعہ لوگ لکھتے ہیں۔ لوگوں کے اصل سلوک سے یہی ظاہر ہوتا ہے بلکہ اور تو اَور بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے متعلق لکھ رہی ہوتی ہیں اور پھر اس سے بھی بڑھ کر بعض بچے اپنے باپوں کے متعلق لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے خاوند یا باپ مسجد میں بھی جاتے ہیں، جماعت کے کام بھی کرتے ہیں لیکن گھروں میں ان کا سلوک انتہائی نامناسب ہوتا ہے۔ بلکہ یہ دیکھ کر بعض بچوں پر اس قدر منفی اثر ہو رہا ہے کہ وہ دین سے بھی ہٹ جاتے ہیں۔ جماعت کی ایکٹویٹی (activity) سے بھی ہٹ جاتے ہیں۔ اگر بیوی بچوں سے کسی مرد کو کوئی شکایت ہو بھی تو انہیں آرام اور پیار سے سمجھایا جا سکتا ہے بجائے اس کے کہ سختی کی جائے۔ بندوں کے حقوق صرف اتنے ہی نہیں ہیں کہ باہر لوگوں کے سامنے جا کر کسی کی مدد کر دی جائے اور خدمت کر دی جائے بلکہ اپنے گھروں کے حقوق ادا کرنا بھی سب سے پہلے اور لازم ہے۔ باہر جا کر کوئی غیروں سے قریبیوں کا سلوک کرے اور جو قریبی ہیں ان سے غیروں کا سلوک کرے تو یہ کسی طور بھی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی حسن سلوک کی جو ترتیب بیان فرمائی ہے اس کو سب سے قریبیوں سے شروع کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَمَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا (سورۃ النساء: 37) کہ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ پہلی چیز اللہ کا حق ادا کرو۔ پھر والدین کے ساتھ احسان کرو۔ پھر قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔

پس یہ وہ ترتیب ہے جس کو مدّنظر رکھنا چاہئے۔ ماں باپ کے بعد قریبی بیوی بچے ہیں۔ بہن بھائی ہیں۔ پھر مخلوق سے ہمدردی ہے اس کی بھی قسمیں ہیں۔ ہمسائے ہیں، رشتہ دار ہمسائے ہیں، غیر رشتہ دار ہمسائے ہیں بلکہ ہمسایوں کی فہرست تو آپؐ نے ایک جگہ اتنی لمبی بیان فرمائی کہ تمہارے چالیس گھروں تک، سو سو گھروں تک تمہارے ہمسائے ہی ہمسائے ہیں (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 280، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پھر مجالس میں ساتھ بیٹھنے والے۔ مسجدوں میں آتے ہیں، جمعہ میں بیٹھتے ہیں یہ سب ہمسائے بن جاتے ہیں۔ مسافروں میں جب سفر کرتے ہیں تو وہ ہمسائے بن گئے۔ ان کے ساتھ بھی حسن سلوک۔ پھر جن کے مالک ہوئے ان کے ساتھ حسن سلوک۔ ان سب سے ہمدردی۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس ترتیب سے ہر ایک کے حق بھی قائم کر دیئے۔ یہ نہیں کہ ایک کا حق ادا کیا دوسرے کا نہیں کرنا بلکہ ہر ایک کا حق قائم کیا۔ اس لئے کسی کے حق کی بھی حق شکنی نہیں ہونی چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’تم خدا کی پرستش کرو اور اس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ۔ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور ان سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں۔‘‘ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا (’’اس فقرے میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دُور کے تمام رشتہ دار آ گئے‘‘) (گھر والے بھی آ گئے، اولاد بھی آ گئی، بھائی بھی آ گئے۔ قرابتی میں قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آ گئے) فرمایا ’’اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی (وہ ساتھی بھی) جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضے میں ہیں (تمام جاندار کو بیان کر دیا۔) سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبّر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو، جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 208 تا 209)

پھر ایک جگہ اس کی مزید وضاحت اور بھی فرما دی کہ: ’’تم ماں باپ سے نیکی کرو۔ اور قریبیوں سے، اور یتیموں سے اور مسکینوں سے۔ اور ہمسایہ سے جو تمہارا قریبی ہے اور ہمسایہ سے جو بیگانہ ہے اور مسافر سے اور نوکر سے اور غلام (اور پھر آگے جانوروں کی تفصیل۔ پہلے تو جانور بتایا تھا پھر تفصیل بھی بتا دی) اور گھوڑے اور بکری اور بیل اور گائے سے اور حیوانات سے جو تمہارے قبضے میں ہوں کیونکہ خدا کو جو تمہارا خدا ہے یہی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔‘‘ (ترمذی)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔‘‘ (مسند احمد)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اس کو (کشتی نوح) جہاں پڑھنے اور سنانے کا جماعتوں میں انتظام ہونا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ر اپریل 2018)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’صرف اعتقادی اصلاح فائدہ نہیں دے سکتی جب تک کہ اعمال کی اصلاح بھی ساتھ نہ ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ر اپریل 2012)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

عادتیں پسند ہیں۔ وہ لاپرواہوں اور خود غرضوں سے محبت نہیں کرتا۔(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 358) ہمدردی کے اس جذبے اور نیکی کرنے کو آپ نے جانوروں تک پھیلا دیا۔ جیسا کہ نام لے کر بھی واضح کیا۔ پس جب جانوروں سے بھی ہمدردی کرنی ہے تو پھر ہمیں اپنے گھر اور بیوی بچوں کو کس قدر اہمیت دینی چاہئے اور پھر اسی طرح درجہ بدرجہ باقیوں کے ساتھ۔

پھر یہ حق نہ ادا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان میں تکبر ہے، فخر کرنے والے ہیں۔ پھر یہ ناشکر گزار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناشکری بھی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بیوی بچے دیئے۔ اگر انسان ان سے حسن سلوک نہیں کرتا تو یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکر گزاری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقوق کے بارے میں، بندوں کے حقوق کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''شریعت کے دو ہی قسم کے حقوق ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد'' فرمایا ''مگر میں جانتا ہوں اگر کوئی بدقسمت نہ ہو'' (بہت ہی بدقسمت اگر کوئی انسان ہے تو اور بات ہے اگر نہیں) ''تو حقوق اللہ پر قائم ہونا سہل ہے۔'' (یہ تو آسان کام ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حق ادا کر دے) ''اس لئے کہ وہ تم سے کھانے کو نہیں مانگتا اور کسی قسم کی ضرورت اسے نہیں'' (اس کو ضرورت نہیں اس لئے تمہاری ضرورتوں کے لئے تمہیں نہیں کہتا) ''وہ تو صرف یہی چاہتا ہے کہ تم اسے وحدہٗ لاشریک خدا سمجھو۔ اس کی صفاتِ کاملہ پر ایمان لاؤ اور اس کے مُرسَلوں پر ایمان لا کر ان کی اِتّباع کرو۔ لیکن حقوق العباد میں آ کر مشکلات پیدا ہوتی ہیں جہاں نفس دھوکہ دیتا ہے۔'' (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 19، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اس لئے جہاں تک ہو سکے اس کی یعنی حقوق العباد کی بڑی رعایت اور حفاظت کرنی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ انسان دوسرے کے حقوق تلف کرنے والا ٹھہرے۔ پس ایک مومن کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق کی ادائیگی کو بھی مکمل طور پر ادا کرے اور خاص طور پر ان کے حقوق کی ادائیگی تو سب سے اول ہے جن کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہے۔ صرف مالی حق ہی ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ جذباتی حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اپنے گھر والوں کی مالی ضروریات پوری کر رہے ہیں پھر بھی یہ ناشکری کرتے ہیں۔ اگر وہ مالی اور مادی ضروریات پوری کر رہے ہیں تو بیوی بچوں کو بھی خاص طور پر اس لحاظ سے اپنے خاوندوں اور باپوں کا شکر گزار ہونا چاہئے لیکن مردوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو جذبات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ یہ بھی حق کی ادائیگی ہے۔ حسن سلوک اور اچھا رویہ یہ بھی ضروری ہے۔ انسان جانور نہیں ہے کہ اس کے کھانے پینے کا خیال رکھ لیا تو فرض ادا ہو گیا۔ انسان کے لئے جذباتی حُسنِ سلوک بھی ضروری ہے۔ پس اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ ایمان کے کامل کرنے کے لئے بھی دونوں طرح کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ''دین کے دو ہی کامل حصے ہیں۔ ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا۔''
(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 464)

پس یہاں پھر قربت کے درجوں کے لحاظ سے بنی نوع کی محبت کے اظہار میں وہی ترتیب آ جائے گی اور پھر عمومی طور پر ہر ایک سے محبت ہے۔ اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا۔ اور اصل میں جو نعرہ ہم لگاتے ہیں کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'۔ تو اس کی بھی یہی حقیقت ہے کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور محبت میں اس طرح بڑھنا کہ ان کی مشکل کو اپنی مشکل سمجھ لینا۔ اپنے قریبیوں کے اگر تعلقات میں مَیل ہو تو باقیوں سے کیا محبت کا اظہار ہو سکتا ہے۔

پس اس لحاظ سے بھی اس عید میں حقوق کی ادائیگی کی طرف جو توجہ ہونی چاہئے وہ ہر ایک کو کرنی چاہئے اپنے گھروں، اپنے عزیزوں، اپنے ماحول میں، دوسرے لوگوں کو جہاں بھی کہیں کسی کے بھی تعلقات میں سختی ہے اسے دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور سختی اور دوری کو نرمی اور قربت میں بدلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات تو بہت کامل ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری صفات کے پرتَو بنو۔ ان پہ عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے کہ اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ان صفات کو اپنایا جائے اور ہر طرح سے جو انسان کی انتہائی صلاحیتیں ہیں اس کے مطابق حسن و احسان کا نمونہ دکھایا جائے تاکہ عید کی خوشیاں اپنی ذات اور اپنے محدود ماحول تک ہی نہ رہیں بلکہ اس سے باہر نکل کر معاشرے میں بھی پھیل جائیں اور ہر ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والا بن جائے۔ پھر جماعت کی اکائی قائم رکھنے کے لئے بھی حقوق کی ادائیگی بہت ضروری ہے۔ جہاں یہ بات حقیقی خوشیاں دیتی ہے۔ وہاں جماعت کی ترقی کا اظہار بھی اس بات پر ہے۔ اس بارے میں ہماری رہنمائی فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اُس کو ڈوبنے دے؟ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے **تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى**۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت، ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے۔'' (ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔) ''اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آ جاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں...... کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔'' اپنے اخلاق کو بہت وسیع کرو۔ بہت پھیلاؤ اور یہ اخلاق کس طرح پھیلیں گے'' اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے''۔ اپنی ہمدردی کو ہر ایک کے لئے عام کرو۔ اپنی محبت کو ہر ایک کیلئے عام کرو۔ اپنے معافی اور درگذر کو ہر ایک کیلئے عام کرو اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کو عام کرو۔'' اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔'' دوسروں پر رحم کرو۔ ان سے ہمدردی کرو۔ ان کی پردہ پوشی کرو جس حد تک ہو سکے۔ ہر ایک کا کام نہیں ہے کہ دوسروں کی برائی دیکھ کر اس کو اچھالا جائے۔ ہاں اگر برائی جماعتی رنگ اختیار کر رہی ہے۔ جماعتی برائی بننے کی کوشش کر رہی ہے تو پھر جو اس کے متعلقہ ذمہ دار ہیں ان کو بتا دو نہ یہ کہ اس برائی کو ہر جگہ پھیلایا جائے۔ فرمایا کہ ''ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں...... جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں...... خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق نعمتِ اخوّت یاد دلائی ہے اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوّت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اِسی قسم کی اخوّت وہ یہاں قائم کرے گا۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 347 تا 349۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں ہر سطح پر محبت، پیار، بھائی چارے اور حقوق کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقت میں یہی چیز ہے جو عید کی حقیقی خوشیوں کا حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر گزار بنیں۔ اس کی عبادت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد ہم دعا کریں گے۔ دعا میں جہاں ہم یہ دعا کریں کہ حقیقی عابد بھی بنیں اور حقیقی مومن ایسے مومن بنیں جو بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ وہاں یہ بھی دعا کریں کہ اس وقت بعض جگہوں پر افراد جماعت کے اوپر جو مسائل ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دُور فرمائے۔ جو جماعتی رنگ میں پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ جو مقدمات میں گرفتار ہیں وہاں سے ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور ان کو ان مقدمات سے بری فرمائے۔ پاکستان میں خاص طور پر بعض اسیران ہیں۔ الجزائر میں اسیران ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے اور جو کسی بھی لحاظ سے کسی دکھ میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دکھ دور فرمائے۔

خطبہ ثانیہ اور اجتماعی دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور سب کو عید مبارک اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ساری دنیا کو عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عید کی حقیقی خوشیاں نصیب فرمائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 22 دسمبر 2017)

......☆......☆......☆......

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 مارچ 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں تین نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ دو نکاح تو واقفین زندگی مربیان کے ہیں اور ایک واقفِ نو اور واقفۂ نو کا ہے۔ واقفین زندگی مربیان خاص طور پر، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں جس طرح باہر اپنے نمونے دکھانے کے لئے ہیں اسی طرح اپنے گھر میں اور اپنے عائلی معاملات میں بھی ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں تاکہ آپ کے گھروں میں ہمیشہ سکون اور امن رہے۔ اسی طرح واقفین زندگی سے بیاہنے والی لڑکیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ واقفِ زندگی کو جہاں بھی بھیجا جائے اور جتنا بھی اس کا الاؤنس ہو اسی میں انہوں نے گزارا کرنا ہے اور قناعت پیدا کرنی ہے۔ اگر یہ قناعت پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھروں میں امن اور سکون رہتا ہے اور آئندہ نسلیں بھی نیکی کو سامنے رکھتے ہوئے پروان چڑھتی ہیں۔ اللہ کرے یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اب مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ آصفہ نوید بھٹی بنت مکرم نوید احمد بھٹی صاحب امریکہ کا ہے جو عزیزم سفیر احمد زرتشت خان مبلغ سلسلہ یُوکے کے ساتھ جو زرتشت منیر خان صاحب امیر جماعت ناروے کے بیٹے ہیں، تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نائلہ کوثر طاہر بنت مکرم عزیز احمد طاہر صاحب کا ہے جو جرمنی کے ہیں۔ یہ عزیزم نبیل احمد ناصر جو درجہ شاہد جامعہ میں پڑھ رہے ہیں۔ اس سال انشاء اللہ مربی بن جائیں گے، کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صباحت نصیر واقفۂ نو کا ہے جو نصیر احمد صاحب کی بیٹی ہیں اور یہ عزیزم طاہر احمد خان واقف نو کے ساتھ جو کلیم اللہ خان صاحب جرمنی کے بیٹے ہیں سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا: ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی. ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9 مارچ 2018)

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

سویڈن میں منعقدہ سکینڈے نیوین ممالک کی جماعتوں کے مشترکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین سے خطاب اور اہم نصائح، سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور کی حضور انور سے ملاقات، مسجد ناصر کے احاطہ میں منعقدہ تقریب عشائیہ میں ممبران پارلیمنٹ، وزیر مملکت اور متعدد اہم سرکاری وغیر سرکاری شخصیات کی شمولیت اور جماعت کے پُر امن معاشرتی کردار کو خراج تحسین ۔حضور انور ایدہ اللہ کا تقریب عشائیہ میں خطاب، غیر مسلم معزز مہمانوں کے تأثرات، پریس، ریڈیو اور میڈیا میں دورہ کی کوریج

جلسہ کے اختتامی اجلاس سے حضور انور کا خطاب، فیملی وانفرادی ملاقاتیں، اوسلو (ناروے) کیلئے روانگی اور مسجد نور اوسلو میں ورود مسعود، والہانہ استقبال

اوسلو کے میئر کی حضور انور سے ملاقات، احباب جماعت سے انفرادی وفیملی ملاقاتیں

(سویڈن اور ناروے میں حضور انور کی مصروفیات کی ایمان افروز رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

17 ستمبر 2005ء بروز ہفتہ

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔آج جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔بارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مستورات سے خطاب کیلئے مسجد ناصر گوتھن برگ سے جلسہ گاہ روانہ ہوئے۔روانگی سے قبل پولیس کے اسکواڈ کے ممبران نے جو ایک قطار میں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے، حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔پولیس کے Escort میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ پہنچے۔لجنہ کے جلسہ گاہ کے دروازہ پر صدر لجنہ سویڈن اور دیگر منتظمات نے حضور انور کا استقبال کیا۔

خواتین سے خطاب

ایک بج کر دس منٹ پر لجنہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ فوزیہ شمس صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔بعدازاں محترمہ سعدیہ منیر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔حضور انور نے تشہد وتعوذ وسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: اس وقت یہاں جو آپ میرے سامنے خواتین بیٹھی ہیں، تین سکینڈے نیوین ملکوں ڈنمارک، ناروے اور سویڈن سے آئی ہیں۔آپ میں سے اکثر بلکہ تمام تر پاکستان سے تعلق رکھنے والی ہیں اور شاید بعض کا تعلق ہندوستان سے بھی ہو۔اکثر خاندان تو یہاں پاکستان سے ہی آکر آباد ہوئے ہیں۔بعض چالیس پچاس سال پرانے خاندان آباد ہیں ان کی زندگیاں یہاں گزری ہیں۔بچے پیدا ہوئے، جوان ہوئے، ان کی شادیاں ہوئیں اب ان کے آگے بچے ہیں۔یہ تمام خاندان جو پاکستان سے ان ملکوں میں آئے ہیں یا تو کسی سختی کی وجہ سے آئے ہیں یا اپنے معاشی حالات بہتر کرنے کی وجہ سے آئے ہیں۔الحمد للہ کہ یہاں آنے والے تمام خاندان پہلے کی نسبت بہت بہتر معاشی حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن آپ کے یہ معاشی حالات آپ کو دین سے، اسلام کی خوبصورت تعلیم سے غافل نہ کردیں۔یہ بہتر معاشی حالات آپ کو اسبات سے غافل نہ کردیں کہ آپ کے باپ دادا نے، بزرگوں نے بڑی قربانیاں دے کر احمدیت کو قبول کیا تھا اور پھر یہ کوشش کی تھی کہ اپنی نسلوں میں احمدیت کو جاری رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج آپ اس زمانے کے امام کو ماننے اور اپنے بزرگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہی ان ملکوں میں پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔یہاں پر آپ کو ہر طرح کی سہولتیں میسّر ہیں۔بچوں کی تعلیم کے مواقع میسّر ہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی وجہ سے خدا کا مزید شکر گزار بندہ بننا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی کے ذہن میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ یہ سب کچھ میرے خاوند، میرے باپ، میرے بیٹے کے زور بازو کا نتیجہ ہے۔فرمایا: سب کچھ خدا کے فضل سے ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ خدا کے فضل کا تقاضا ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔خدا کے فضل کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام روشن کرنے والی ہوں۔خدا کے فضل کا تقاضا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے والی بنیں۔نہ صرف خود عمل کریں بلکہ اپنی اولادوں کی بھی اس فکر کے ساتھ نگرانی کریں اور ان کی تربیت کریں کہ کہیں وہ مغرب کے آزاد ماحول کی وجہ سے دین سے دور نہ ہٹ جائیں۔خاص طور پر لڑکوں کی بڑی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نئے شامل ہونے والوں میں سے جن میں اکثریت عورتوں کی ہے انہوں نے آپ کے نمونے دیکھنے ہیں۔جن مقامی عورتوں نے یہاں کے مردوں سے شادیاں کی ہیں وہ ان مردوں کے نمونے بھی دیکھیں گی۔اس لئے مردوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی تربیت کریں۔لیکن عورتوں کے ماحول میں نئی احمدی عورتیں آپ عورتوں کے نمونے دیکھیں گی، لجنہ کے اجلاسوں میں اجتماعوں میں آپ کا اپنا عمل دیکھیں گی، دینی احکام پر آپ کا عمل، آپ کی پابندی دیکھیں گی، آپ کے بچوں کی تربیت دیکھیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کے قول وفعل میں تضاد ہوگا آپ کے رویّے اسلامی تعلیم کے خلاف ہوں گے۔آپ ایک دوسرے کا احترام نہیں کررہی ہوں گی تو انکی ٹھوکر کا باعث بنیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اپنے نمونے ان لوگوں کے سامنے قائم کریں۔ایسے نمونے قائم کریں جو اسلام کی حسین تعلیم کے نمونے ہیں تاکہ نئے شامل ہونے والوں کی تربیت ہوسکے اور آپ کے ان نمونوں کی وجہ سے آپ کے لئے تبلیغی میدان میں وسعت پیدا ہوسکے۔اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا سکیں۔تبلیغ کیلئے راستے کھل سکیں جن پر چل کر احمدیت کا پیغام آگے پہنچا سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں آپ کے نمونوں کو دنیا بڑے غور سے دیکھ رہی ہے۔آج ان ملکوں میں دنیا کے مختلف ممالک کے لوگ آباد ہیں۔عرب، ترکی اور دنیا کے دوسرے مسلمان ممالک سے آنے والے لوگ آباد ہیں تو ان مسلمان ملکوں کے لوگوں کو جب آپ تبلیغ کرتی ہیں یا مرد تبلیغ کرتے ہیں تو آپ کا اسلام پر عمل اگر ان سے بہتر نہیں ہے تو یہ لوگ آپ سے سوال کریں گے کہ تم میں ہماری نسبت کیا بہتری ہے۔پہلے بتاؤ کہ تم نے زمانے کے امام کو مان کر اپنے اندر کیا انقلاب پیدا کیا ہے جو کہہ رہی ہو کہ ہم ان کو مان لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا جب ہمارے مبلغ نے ترک عورتوں کو تبلیغ کی، احمدیت کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے آگے سے جواب دیا کیا ہم احمدیت قبول کرکے ان عورتوں کی طرح ہوجائیں جو پردہ نہیں کرتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چندایک ایسی عورتیں انہوں نے دیکھی ہوں گی جو پردہ نہ کرتی ہوں گی۔اب دیکھیں ان چند لڑکیوں اور عورتوں کی وجہ سے ان لوگوں نے احمدیت کے بارہ میں بات سننے سے انکار کردیا۔جماعت کی بدنامی کا موجب یہ عورتیں لڑکیاں علیحدہ بنیں۔حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے مرید ہمیں بدنام نہ کریں۔پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہوکر ایسی باتوں سے، ایسے امور سے بچنا چاہئے جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ پردہ سلامی حکم ہے۔بڑا کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

پردہ کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا: میں وہ بات آپ کو کہہ رہا ہوں جو قرآن کے مطابق ہے اور وہ بات آپ کو کہہ رہا ہوں جو قرآن کریم کہہ رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النور کی آیت ۳۲ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے بے اختیار ظاہر ہو۔اور اپنے گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔بعض اپنے خاوندوں، باپوں، خاوندوں کے باپوں، اپنے بیٹوں، خاوندوں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں یا بھائیوں کے بیٹوں اور بہنوں کے بیٹوں کے سامنے جو زینت ظاہر ہوتی ہے وہ باقی جگہ آپ نے ظاہر نہیں کرنی۔فرمایا یہ حکم ہے کہ زینت ظاہر نہیں کرنی۔فرمایا اوپر کپڑا، چادر وغیرہ لینی ہے تو اتنی چوڑی ہو کہ جسم پر بھی آجائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسلامی دنیا میں جہاں بھی پردہ کا تصور ہے وہاں سر ڈھانپنے کا تصور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی آیت وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑی چادر کو اپنے سروں سے گھسیٹ کر اپنے جسموں پر لے آیا کریں۔حضور انور نے فرمایا چہرہ اپنے باپوں، بیٹیوں، بھائیوں وغیرہ کے سامنے کھلا ہوتا ہے لیکن باہر جاؤ تو ننگا نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: سانس لینے کے لئے ناک وغیرہ ننگا رکھا جاسکتا ہے لیکن چہرہ کا باقی حصہ پردہ میں ہونا چاہئے۔یا تو بڑی چادر لیں۔اگر برقعہ وغیرہ لینا ہے تو ایسا ہو کہ حکم کی پابندی ہو۔تنگ کوٹ پہن کر پردہ نہیں رہتا فیشن بن جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک عورت اس بات کا

جائزہ لے کہ کیا وہ قرآن کریم کے حکم کے مطابق پردہ کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نئی آنے والی خواتین کو کہتا ہوں کہ آپ اپنے نمونے بنائیں ۔اسلامی تعلیمات کی خالص مثال قائم کریں۔اپنے خاوندوں کو دین پر عملدرآمد کرنے والا بنائیں ۔بچوں کو اسلامی تعلیم دیں۔ دوسری پیدائشی احمدی بہنوں کے لئے بھی مثال قائم کریں۔بعض دفعہ بعد میں آنے والی پہلوں سے آگے نکل جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا افریقہ، امریکہ اور جرمنی میں ایسی خواتین ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے اور وہ مثال بن گئی ہیں۔فرمایا یہاں بھی ہیں کہ بیعت کی اور پردہ شروع کر دیا۔ پردہ کی مثالیں بھی ہیں اور دوسرے احکامات پر عمل کرنے کی مثالیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت میں نئی داخل ہونے والی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر کسی پاکستانی میں کوئی برائی دیکھیں تو ٹھوکر نہ کھائیں ۔فرمایا چند ایک بُری ہیں تو بہت ساری اچھی ہیں۔آپ نے ان میں سے کسی کی بیعت نہیں کی ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پردے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت بند ہو جائے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں جنگوں میں بھی جاتی تھیں اور پانی بھی پلاتیں تھیں اور دوسرے کام بھی کرتی تھیں ۔آنحضرت ﷺ کے بہت سے احکام کی تشریح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ۔کہا جاتا ہے کہ آدھا دین حضرت عائشہؓ نے سکھایا ہے ۔حضور انور نے فرمایا اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی خاتون کو کام کرنا پڑے، ملازمت کرنی پڑے تو کوئی حرج نہیں ۔لیکن ان ملازمتوں کو بہانہ بنا کر پردے نہیں اترنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو پردے کی وجہ سے کام کا بہانہ کرتی ہیں یہ صرف بہانے ہیں ۔اگر کہیں روک بھی ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔نیک نیّتی سے کوشش کریں تو خدا تعالیٰ بھی مدد فرماتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردے کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا : آجکل جن لوگوں نے یہاں معاشرہ کا اثر قبول کیا ہے اس اثر قبول کرنے کی وجہ سے ان کے گھر بربادی میں بڑھ گئے ہیں۔طلاقیں ہو رہی ہیں۔کہیں لڑکا طلاق دے دیتا ہے تو کہیں لڑکی علیحدگی لے لیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا : اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور بچی کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ معاشی حالات بہتر کرنے نہیں آئیں ۔آپ کے معاشی حالات جس طرح بہتر ہوئے ہیں اتنی ہی آپ کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔بچوں کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالیں تو فکریں دور ہو جائیں گی کہ کس طرح ان کو آزاد ماحول سے، برائیوں سے بچانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ان قوموں میں کھلے دل سے بات سننے کا حوصلہ ہے۔انہوں نے آپ کو اپنے ملک میں جگہ دی ہے، آباد کیا ہے۔ یہ ان ملکوں کی خوبی ہے ۔سچائی کا عموماً معیار ان کا ایشین کی نسبت بہت اونچا ہے ۔حالانکہ سب سے زیادہ سچائی کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ بہرحال آزادی کے نام پر ان ملکوں میں اخلاق سوز حرکتیں ہوتی ہیں۔ ان باتوں سے خود بھی بچنا چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی بچانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ رزق کی تنگی کے خوف سے اولاد کو قتل نہ کرو۔قرآن کریم کی تعلیم ہر زمانے کیلئے ہے۔کوئی اولاد کو اس طرح قتل نہیں کرتا کہ چُھری پھیر دی جائے۔یہی مطلب ہے کی ایسی تربیت نہ کرو کہ تمہاری اولاد برباد ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تربیت کے مختلف طریق ہیں ۔ یہاں حکومت بھی خرچ دیتی ہے۔رزق کی تنگی کا کوئی خوف نہیں ۔ان ملکوں کے لحاظ سے اور آپ کی نسبت کے لحاظ سے قتل اولاد کا یہ مطلب ہے کہ ماں باپ دونوں پیسے کمانے کے شوق سے کام پر چلے جاتے ہیں ۔بچے گھروں میں بڑے بھائی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ بچے گھروں میں آزاد ہوتے ہیں ۔ماں باپ کے سر پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے بڑی عمر کے بچے گھر سے باہر وقت گزارتے ہیں اور برائیوں میں پڑ جاتے ہیں ۔یا بعض ماں باپ اپنے بچوں کو کسی قابل اعتبار شخص کے سپرد کر جاتے ہیں لیکن وہ ان سے ایسا بہیمانہ سلوک کرتا ہے کہ بچوں کی زندگی برباد ہو جاتی ہے ۔ ماں باپ کو تو یہ ہوتا ہے کہ ہم نے آمد پیدا کرنی ہے ۔صرف پیسہ کمانے کے شوق میں بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہوتے۔ اس طرح بچے ماں باپ کی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے فرمایا کہ عورت گھر کی نگران ہے۔فرمایا ماں کو بہرحال قربانی دینی چاہئے ۔بچوں کی خاطر قربانی دینی چاہئے ۔بچے سکول سے آئیں تو انہیں گھر میں سکون کا ماحول ملے۔بچے اس وجہ سے بگڑ رہے ہیں کہ ماں باپ کا پیار نہیں ملتا۔ماں باپ پیسے کمانے کی دوڑ میں لگے رہتے ہیں ۔اپنی دلچسپیوں میں مصروف ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قتل کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ بچوں کو پیسہ کمانے کیلئے ایسی جگہ نہ بھیجو جہاں دین سے دور چلے جائیں۔ بعض والدین اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں ایسی جگہوں پر ملازمت کروا دیتے ہیں جہاں ان کے اخلاق خراب ہو رہے ہوتے ہیں ۔ہوٹلوں میں، کلبوں وغیرہ میں ملازم کروا دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماں باپ نے اگر اپنے بچوں کو تعلیم دلوائی ہوتی، تربیت دی ہوتی تو وہ معمولی رقم حاصل کرنے کے لئے یہ لغو نوکریاں تلاش نہیں کریں گے۔فرمایا خاص طور پر بچیوں کو ایسی ملازمتوں سے ضرور بچانا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا پیسے کمانے کے لئے بچوں کی زندگیاں برباد نہ کریں۔ان کو ہرگز ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں اگر آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں ۔تو پھر خدا کو بھی آپ کے پاک مستقبل کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی بچی کو ایسی ملازمت سے بچنا چاہئے جہاں اس کے تقدس پر حرف آتا ہو۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں ،شادیوں کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی کہ رشتوں میں ہمیشہ دین کو دیکھو۔فرمایا ایسی جگہ رشتہ نہ کرو جہاں دین نہ ہو۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ماں باپ رشتہ کر دیتے ہیں کہ ہماری بیٹی کے حالات اچھے ہو جائیں گے۔ہمارا لڑکا کاروبار میں ترقی کرے گا۔فرمایا سب سے اچھی چیز دین ہے اس کو دیکھنا چاہئے ۔لڑکے کی دینی حالت کو دیکھنا چاہئے ۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے ضروری دین ہے اس کو دیکھنا چاہئے ۔بغیر دین دیکھے رشتہ نہیں کرنا چاہئے ۔اگر صرف دنیا دیکھیں گے تو بچیوں کو دین سے دور کرنے والی بات ہو گی ۔کئی ایسی بچیاں ہیں جو جماعت سے تو گئی ہیں اپنے گھروں سے بھی کٹ گئی ہیں۔پس پیسہ دیکھ کر ہرگز رشتے نہیں کرنے چاہئیں ۔دین دیکھ کر رشتے کریں۔فرمایا اس طرح یہاں بھی تربیت میں جو کمی نظر آتی ہے وہ قتل اولاد ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورتوں کو اپنے گھروں میں وقت گزارنا چاہئے ۔فرمایا بعض مائیں جو پروفیشنل ہیں، ڈاکٹر ہیں، پڑھی لکھی ہیں، لیکن بچوں کی خاطر قربانی کرتی ہیں اور گھروں میں رہتی ہیں اور بچوں کی تربیت کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو اعزاز بخشا ہے کہ اس کے پاؤں تلے جنّت ہے یہ اس لئے ہے کہ وہ بہت قربانی کرتی ہے ۔اپنے بچوں کی تربیت کیلئے اپنی خواہشات ختم کر کے قربانی کرتی ہے ۔اس سوچ کی وجہ سے کہ میرے بچے نیک ہو جائیں ۔مجھے ان چیزوں کی، دنیا کی ضرورت نہیں ہے تو خدا تعالیٰ ایسی ماؤں کی مدد کرتا ہے۔ یہ مائیں نہ صرف اپنی اولاد کے لئے جنّت بنانے والی ہیں بلکہ خود بھی جنّت حاصل کرنے والی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جن پر خدا کا فضل ہے وہ اس دنیا میں بھی جنّت کے نظارے دیکھتے ہیں ۔اس وجہ سے یہ لوگ امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی خدا تعالیٰ ان سے رحم کا سلوک فرمائے گا۔آئندہ جہان میں بھی وہ جنّت دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پس ہر احمدی عورت کو اپنے مقام ،فرائض کو سمجھتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ایک تو اس نے اپنے پاک نمونے قائم کرنے ہیں تا کہ احمدیت کے پیغام پہنچانے میں ممدومعاون بن سکے۔دوسرے دعا کے ساتھ ہمیشہ اپنے بچوں کی تربیت کرنے والی ہو۔ان کو ہلاکت سے بچانے والی ہو۔اگر آپ اس طرح ہوں گی تو پھر آپ اپنی اولاد کو بھی نسل در نسل جنّت کی ضمانت دیتی چلی جائیں گی۔خدا آپ کو اس کی توفیق دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطاب دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب جلسہ گاہ سے براہ راست MTA پر دنیا بھر کے ممالک میں Live نشر کیا گیا۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔دعا کے بعد خواتین نے بڑے پُر جوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لے آئے۔ بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور کی حضور انور سے ملاقات

سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور ، Youth، تعلیم بچگان و تعلیم بالغاں Mrs.Lena Hallengren حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لائیں ۔پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور وزیر مملکت نے حضور انور سے ملاقات کی۔

وزیر نے اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ وہ حکومت کی نمائندگی میں آئی ہیں۔ وزیر نے بتایا کہ جماعت کے بعض احباب سے میرا ذاتی تعلق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن

کلامُ الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 594)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروا نہ کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 601)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کے موجودہ حالات کے بارہ میں گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ اب جو الیکشن آرہے ہیں اس میں جو پارٹی عوام کی مدد کرے گی اور عوام کی سہولت کیلئے کام کرے گی تو وہ لازمی کامیاب ہوگی۔ وزیر موصوفہ نے اپنی پارٹی کی کامیابی کیلئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

وزیر نے بتایا کہ میرا شعبہ تعلیم سے متعلق ہے۔ تو اس حوالہ سے حضور انور نے غانا میں اپنے قیام اور وہاں مختلف حیثیتوں میں تعلیم و تدریس کے فرائض کی سرانجام دہی کے بارہ میں بتایا۔ غانا میں پہلی بار گندم اگانے کی تحقیق کے بارہ میں بھی بتایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ الیکشن کے بارہ میں وزیر موصوفہ سے دریافت فرمایا کہ الیکشن میں آپ کی پوزیشن کیا ہے۔ سویڈن میں مسلمانوں اور غیر ملکیوں کی تعداد کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ نے ان لوگوں کو فری ہینڈ دے دیا جو مذہب کے نام پر سکول بنارہے ہیں تو اسی طرح ہوگا جس طرح دنیا کے دوسرے ملکوں میں دینی مدارس میں ہے کہ صرف انتہاء پسندی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہتر یہی ہے کہ اُسی سلیبس پر عمل ہو جو حکومت مہیّا کرتی ہے تو اس پر وزیر نے بتایا کیونکہ یہاں کافی آزادی ہے تو اب ہم اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں کہ جو سلیبس حکومت سکولوں کو دیتی ہے اس پر عمل کریں۔

وزیر مملکت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 25 منٹ تک جاری رہی۔ یہ وزیر مملکت، ملک کے دارالحکومت سٹاک ہالم سے جو کہ گوتھن برگ سے 600 کلومیٹر دور ہے، صرف حضور انور سے ملاقات کیلئے By Air پہنچی تھیں۔

تقریب عشائیہ

آج پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ سویڈن نے ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا تھا۔ اس تقریب کا اہتمام مسجد ناصر گوتھن برگ کی توسیع اور نئی تعمیر کے پیش نظر مسجد ناصر کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔ چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما تھے۔

اس تقریب میں 68 مہمانوں نے شرکت کی۔ جن میں چودہ ممبران پارلیمنٹ، آٹھ پولیس چیفس، 22 ڈاکٹرز، پروفیسرز اور اپنے شعبوں کے ہیڈز، ایک چرچ کے پادری اور 9 لوکل کونسلرز اور Politician اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

وزیر مملکت Lena Hallen Gren نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں Mrs Britt Bohlinolsson چیئر مین سویڈش سوشل ڈیموکریٹ پارٹی پارلیمانی گروپ بھی شامل تھیں۔ یہ 146 ممبران پارلیمنٹ کے گروپ کی چیئر مین ہیں۔

مہمانوں کے خطابات

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم عامر رشید نے تلاوت کی اور اس کا سویڈش ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد امیر صاحب سویڈن نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق پروفیسر ASK SANDE نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف نے حضور انور کو سویڈن آمد پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور بتایا کہ میں جماعت کا پرانا دوست ہوں اور اس مسجد میں میرا آنا جانا کثرت کے ساتھ ہے۔ میرے ریلیجئس ڈیپارٹمنٹ کے جو طلباء ہیں وہ اکثر اس مسجد کا وزٹ کرتے ہیں اور ہم یہاں سے مذہبی معلومات لیتے ہیں۔

ان پروفیسر صاحب نے مختلف مذہبی کتب لکھی ہیں جن میں بہت اچھے رنگ میں احمدیت کا ذکر کیا ہے۔

ان پروفیسر صاحب کے بعد Mr.Frank Anderson نے مختصر ایڈریس کیا۔ یہ سوشل ڈیمو کریٹ پارٹی صوبہ گوتھن برگ کے چیئر مین ہیں اور اپنی پارٹی کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن ہیں اور صوبہ گوتھن برگ کی بلدیہ کے چیئر مین بھی ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اس تقریب میں شمولیت کی دعوت پر شکریہ ادا کیا۔ اور گوتھن برگ میں پہلے سیکنڈے نیوین جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ میں بتایا اور اپنے تعاون اور نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد وزیر مملکت سویڈن Mrs.Lena Hallen Gren نے ایڈریس کیا۔ انہوں نے کہا: میرے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ آج میں حکومت سویڈن کے نمائندہ کے طور پر حضور اقدس حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے اعزاز میں ترتیب دیئے ہوئے استقبالیہ میں شامل ہوں۔ ہم آج ایک ایسی مسجد میں جمع ہیں جو ایک عرصہ سے یہاں موجود ہے۔ یہ مسجد اپنی ذات میں ایک تہذیب کی تبدیلی کی علامت ہے اور ایک نظریہ فکر اور ایک جماعت کی اتحاد کی علامت ہے۔

وزیر موصوف نے کہا اس مسجد نے معاشرہ کو متحد کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور سرحدوں کی درمیانی روک اور باڑ کو دور کر کے ایک بنا دیا ہے۔ ایسی دیواروں کو صرف رواداری، دانشوری اور ڈائلاگ کے ذریعہ ہی پاٹا جا سکتا ہے۔ مخالفتیں ہمیں فتح نہیں کر سکتیں مگر جمہوریت فتح کر سکتی ہے۔

وزیر موصوف نے کہا آج حضور اقدس کی تشریف آوری کے باعث معاشرہ میں اتحاد اور تعاون کے امکانات زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ سویڈن خود حقوق انسانی کے استحکام میں ایک مقام رکھتا ہے۔ انسانیت کے خاندان کے ہر فرد کا یہ بنیادی حق ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ انسانی حقوق کے بنیادی چارٹر کا ابتدائیہ یہ ہے کہ تمام انسان عزّت و احترام میں برابر کے حقدار ہیں اور مشترکہ انسانی اقدار کے حامل ہیں۔ انسان امن اور تحفظ اور انسانی ترقی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم برابر ہیں۔ وزیر موصوف نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے آخر پر کہا مجھے امید ہے کہ آج کی محفل میں حضور انور کی شمولیت ہمیں اعلیٰ اقدار کی طرف کھینچ لانے کا ذریعہ بنے گی۔

حضور انور کا خطاب

وزیر مملکت کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ قرآن کریم نے مسجد اور دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کے احترام کی تعلیم دی ہے۔ مسجد صرف ایک خدا کی عبادت کے لئے ہوگی۔ امن اور محبت کا مقام ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ مختلف جگہوں پر قرآن کریم کی اسی تعلیم کے پیش نظر مساجد تعمیر کرتی ہے۔ مساجد سے امن کا پیغام دیا جاتا ہے۔ یہ امن کا سمبل ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک انسان کا خدا سے تعلق نہیں ہے اور جب تک وہ حقوق العباد ادا نہیں کرتا اس کا مذہب نامکمل ہے۔ خدا کا حق بھی ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو قسم کے حقوق ادا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان پر ایک حق خدا تعالیٰ کی عبادت کا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ دوسرا حق ایک انسان کا دوسرے انسان پر ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ رشتہ داروں اور اقرباء کے حقوق ہیں، ہر مومن پر فرض ہے کہ ہر دوسرے مومن کو اپنا بھائی سمجھ کر اس سے اخوت کا سلوک کرے۔ اس ہمدردی اور محبت کا دوسرا رخ یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان سے خواہ ان کا تعلق کسی مذہب سے ہو ہمارا تعلق ہمدردی اور شفقت کا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ ہماری جماعت کا ماٹو Love For All Hatred For None محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں، ساری دنیا میں شہرت پا چکا ہے۔ مگر محبت اور بھائی چارہ کا یہ ماٹو، یہ اعلان کوئی اشتہار بازی نہیں ہے۔ ہمارا عمل اس کی تائید کرتا ہے۔ ہماری مساجد صرف اور صرف خدائے واحد کی عبادت اور امن کے قیام کے لئے ہیں۔ ہماری مساجد دہشت گردی یا نفرت کا مظہر نہیں ہیں بلکہ عبادت کی جگہیں ہیں جو بھی چاہے عبادت کے لئے آئے اور عبادت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارا دل عالم انسانیت کی ہمدردی سے بھرا ہوا ہے اور ہم صرف محبت انسانیت کے لفظی دعویٰ تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ عملی زندگی میں خدمت انسانیت میں ہمارا قدم آگے سے آگے بڑھ رہا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ ہمارے نزدیک جو شخص بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے وہ خدا کے حقوق کا بھی خائن ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس احمدی اس قوم کو بتائیں کہ ہم سب سے محبت رکھتے ہیں۔ ہم محبت و امن پھیلاتے ہیں اور محبت سے دل جیتتے ہیں۔ ہم خدا کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور سب سے محبت رکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ اس مسجد کو Symbol Of Peace بنائے، محبت و امن کی جگہ بنائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں آپ سب مہمانوں کا ممنون ہوں کہ آپ لوگ باوجود انتہائی مصروفیت کے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر جماعت احمدیہ سویڈن کی پہلی مسجد ناصر میں تشریف لائے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارا یہ تعلق وقتی اور عارضی نہیں ہوگا بلکہ ہمارے باہمی روابط پہلے سے زیادہ گہرے ہوں گے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 4 رنومبر 2005ء)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

اعلان دعا

مکرمہ بشریٰ صدیق صاحبہ بنت مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم آف آسنور اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیاوی ترقیات، والدہ کی صحت و سلامتی اور والد صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (راجا جمیل احمد، انسپکٹر اخبار بدر)

کلامُ الامام

''خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''میں جانتا ہوں کہ اعمال کی توفیق رفتہ رفتہ ملتی ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک ایمان قوی نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔''

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 226)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اگر انسان تعصب سے پاک ہوکر اور ہر قسم کی ضد سے پاک ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے بے چین ہوکر اللہ تعالیٰ سے نمازوں میں دعا مانگے تو چالیس دن نہیں گزریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس پر حق کھولے گا لیکن صاف دل ہونا، ہر قسم کے تعصب سے پاک ہونا یہ انتہائی ضروری ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24 نومبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے حوالے سے کس نصیحت کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے بتایا تھا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان تعصب سے پاک ہوکر اور ہر قسم کی ضد سے پاک ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، بے چین ہوکر اللہ تعالیٰ سے نمازوں میں دعا مانگے تو چالیس دن نہیں گزریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس پر حق کھولے گا۔ لیکن صاف دل ہونا، ہر قسم کے تعصب سے پاک ہونا یہ انتہائی ضروری ہے۔

سوال لاہور کے ایک شخص کو کس طرح بعض فقراء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی گواہی دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لاہور کے ایک شخص کو خواب میں حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت بتلایا گیا کہ آپ سچے ہیں۔ اس شخص کی ارادت ایک فقیر کے ساتھ تھی جو داتا گنج بخش کے مقبرے کے پاس رہا کرتا تھا۔ اس نے اس فقیر سے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصے سے ترقی ہونا ان کی سچائی کی دلیل ہے۔ ایک اور مست فقیر وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا بابا ہمیں بھی پوچھ لینے دو۔ دوسرے دن اس نے بتایا کہ خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولیٰ ہے۔ تو اس پہ پہلے فقیر نے کہا کہ مولانا کہا ہوگا کہ وہ تیرا اور میرا ہم سب کا مولیٰ ہے۔

سوال حضور انور نے ایک شخص کی خواب کے ذریعہ رہنمائی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مالی مغربی افریقہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ مصطفی دِیالو صاحب نے ایک روز خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ایک بہت ہی خوبصورت گھر میں ہیں۔ گھر کے ایک طرف پانی چل رہا ہے جس میں ایک سفید رنگ کے بزرگ کی تصویر ہے جنہوں نے پگڑی پہنی ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خواب کے کچھ عرصے بعد وہ اپنے ایک دوست کی طرف گئے تو ان کے گھر اسی بزرگ کی تصویر دیکھی۔ انہوں نے اپنے دوست سے تصویر والے بزرگ کے متعلق پوچھا تو اس پر انہیں بتایا گیا کہ یہ امام مہدی ہیں۔ جس کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

سوال حضور انور نے آئیوری کوسٹ کے ایک نومبائع کی بیعت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آئیوری کوسٹ کے نومبائع دوست ''گونے آدما'' نے خواب میں دیکھا کہ وہ نماز پڑھنے کے لئے گئے ہیں۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی ہے۔ میں نماز پڑھنے کے لئے اپنی جائے نماز بچھاتا ہوں تو اچانک ایک شخص آ کر مجھ سے پوچھتا ہے کہ مَیں کس فرقے سے تعلق رکھنے والا مسلمان ہوں اور مجھ سے میری جائے نماز لے لیتا ہے۔ میں اسے جواب دیتا ہوں کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں۔ اس پر وہ شخص مجھے احمدیہ مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کا کہتا ہے۔ چنانچہ یہ خواب دیکھ کر کہتے ہیں میری تسلی ہوگئی اور میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگیا۔

سوال یمن کی جمیلہ صاحب نے اپنی بیعت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جمیلہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک چاند نما بہت بڑا استارہ زمین پر نازل ہوا ہے اور زمین پر چل پھر رہا ہے اور پھر چھت کے راستے وہ ہمارے گھر میں بھی داخل ہو جاتا ہے۔ چند روز بعد ہی مَیں نے ایک اور خواب میں پانچ مزید ستارے دیکھے جو قطار بنائے زمین پر چل رہے تھے لیکن وہ پہلے دیکھے گئے ستارے سے حجم میں چھوٹے تھے۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کے پانچ خلفا تھے۔ اس کے بعد انہیں خواب میں مکہ مکرمہ میں امام مہدی کی زیارت ہوئی یہ بعینہٖ وہی چہرہ تھا جو انہوں نے قبل ازیں ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔ اس کے بعد کہتی ہیں کہ انہوں نے بیعت کر لی۔

سوال مالی کے مکرم عبدالحئی جابی صاحب کی کس طرح اللہ تعالیٰ نے بیعت کی طرف رہنمائی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مالی کے معلّم لکھتے ہیں کہ ایک دوست عبدالحئی جابی صاحب کے ایک قریبی دوست کی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اچانک وفات ہوگئی۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے اس دوست کے ساتھ بس میں سفر کر رہے ہیں۔ ان کے دوست کہتے ہیں کہ تم جس جماعت میں داخل ہو رہے ہو وہ سچی جماعت ہے۔ مَیں بھی اسی جماعت میں شامل ہو رہا ہوں۔ عبدالحئی جابی صاحب باقاعدگی سے ہمارا ریڈیو سنتے تھے اور دل سے احمدی تھے مگر ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن اس خواب کے بعد انہوں نے فون کر کے کہا کہ میں کائی شہر سے کافی دُور رہتا ہوں۔ آپ کا ریڈیو سنتا ہوں۔ تبلیغ سنتا ہوں۔ میری بیعت قبول کر لیں اور آج سے میں احمدی ہوں۔

سوال مصر کے محمود غریب صاحب نے اپنے بچپن کا کیا خواب بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محمود غریب صاحب کہتے ہیں نو سال کی عمر سے مَیں خواب میں ایک بارعب آواز سنتا تھا جس کی بازگشت میرے کانوں میں گونجتی رہتی۔ میں اسے سمجھ نہ سکتا تھا لیکن اس کو سن کر میں ڈر جاتا تھا۔ پھر جب 2010ء میں میرا ایم ٹی اے العربیۃ سے تعارف ہوا تو اس پر شریف عودہ صاحب اور اسد موسیٰ عودہ صاحب کی آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات سنے تو فوراً سمجھ گیا کہ یہی وہ آواز تھی جو میں نو سال کی عمر میں اپنے خوابوں میں سن رہا تھا۔

سوال محمود غریب صاحب کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح معجزانہ رنگ میں رہنمائی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محمود صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے قصائد میرے دل پر گہرا اثر چھوڑ جاتے۔ میں آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک کا تصور کرتا تو حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر میرے سامنے آجاتی۔ ایک روز مَیں ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا اور ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر آرہی تھی۔ میں نے اسے مخاطب ہوکر کہا کہ مَیں تجھے خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم مجھے خود بتاؤ کہ کیا تم اپنے دعوے میں سچے ہو یا نہیں؟ شام کو کام سے واپس آ کر ایم ٹی اے لگایا تو اس پر حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس پڑھا جا رہا تھا کہ يَا قَوْمِ اِنِّيْ مِنَ اللّٰهِ۔ اِنِّيْ مِنَ اللّٰهِ۔ اِنِّيْ مِنَ اللّٰهِ۔ وَاُشْهِدُ رَبِّيْ اَنِّيْ مِنَ اللّٰهِ۔ یہ سنتے ہی مَیں اپنے گھٹنوں کے بل گر گیا اور حضور کی تصویر کے بوسے لیتے ہوئے عَلَيْكَ السَّلَامُ۔ عَلَيْكَ السَّلَامُ کہنا شروع کر دیا۔ یوں ایک لمحے میں احمدیت ہی میرا سب کچھ ہوگیا اور پھر انہوں نے بیعت کر لی۔

سوال سیریا کے محمد عبداللہ صاحب کو جماعت احمدیہ کی صداقت کے متعلق کیا خواب آئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محمد عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک نیک و پارسا رشتہ دار کو خواب میں دیکھا اس نے مجھے ایک ورق دیتے ہوئے کہا کہ یہ محمد رسول اللہؐ کی طرف سے ہے۔ مَیں نے پورے شوق سے اسے بسرعت کھولا تو اس میں لکھا تھا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ''۔ میں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور میری زبان پر یہ آیت کریمہ جاری تھی کہ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ۔ کہ ان میں سلامتی کے ساتھ بے خوف وخطر داخل ہو جاؤ۔ کہتے ہیں یہ میرے استخارہ کا جواب ہے اور اس وجہ سے پھر مَیں نے بیعت کر لی۔

سوال سیریا کی غنی العجان صاحبہ کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح رہنمائی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ کہتی ہیں کہ میں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتی تھی کہ خدایا مجھے بتا کہ آج تیرا صحیح دین کہاں ہے اور آج کس جماعت کو تیری تائیدیں حاصل ہیں۔ شدتِ بُکا کی وجہ سے میری آواز حلق میں اَٹکی جاتی تھی۔ ایسی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے ساتھ آ کر کھڑا ہوگیا ہے اور اس کیفیت میں مجھے یہی محسوس ہوا کہ وہ میرے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس کے بعد میں نے رویا میں دیکھا کہ کچھ لوگ ایک میدان میں سیٹلائیٹ ڈش لگا رہے ہیں۔ وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ کیا تم ہمارا چینل دیکھو گی میں کہتی ہوں کہ کیوں نہیں ضرور۔ اس کے بعد میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک روز ایک پروگرام میں اسی شخص کو دیکھا جو ڈش لگا رہا تھا۔ اس کے بعد ایک اقتباس پڑھا گیا جس میں بتایا جا رہا تھا خدا کی قسم میں اللہ کی طرف سے ہوں اور میں نے افترا نہیں کیا۔ اور ساتھ ساتھ مسیح موعود کی تصویر دکھائی جا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر مجھے اپنا وہ کشف یاد آ گیا جس میں ایک شخص میرے ساتھ ہمدردی کرنے آیا تھا۔ یہ دیکھ کر میں نے بیعت کر لی۔

سوال حضور انور نے آئیوری کوسٹ میں تبلیغ کے ذریعہ بیعت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آئیوری کوسٹ کے مبلغ باسط صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کُپالو کے وفد نے درخواست کی کہ ہمارے ہاں بھی تبلیغ کی جائے۔ اگلے روز ایک وفد کے ہمراہ متعلقہ گاؤں پہنچے اور بعد نماز عشاء تبلیغ کا پروگرام شروع ہوا۔ رات دس بجے تبلیغ شروع ہوئی اور اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ صبح تین بجے تک جاری رہا۔ اس پروگرام میں مسلمان عیسائی اور مشرک لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اللہ کے فضل سے اس کے نتیجہ میں اس وقت 160 افراد بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔

سوال فرانس کی نادیہ صاحبہ کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح خواب کے ذریعہ رہنمائی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نادیہ صاحبہ کہتی ہیں کہ میرے خاوند پہلے سے احمدی تھے لیکن میں نے بیعت نہیں کی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی ویڈیو دیکھی تو مجھ پر اس کا بہت گہرا اثر ہوا اور میں سوچنے پر مجبور ہوگئی۔ کہتی ہیں مَیں خلیفۂ وقت کے خطبات بھی سنتی رہی۔ آہستہ آہستہ اسلام کی اصل تعلیم مجھ پر اثر انداز ہوگئی۔ تب مَیں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے اللہ تُو میری رہنمائی فرما۔ اسی دوران ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں فرانس کی مسجد مبارک میں بیٹھی ہوں اور میرے والد مرحوم آتے ہیں اور مجھے قرآن کریم کا تحفہ دیتے ہیں اور قرآن کریم کے ساتھ ایک ڈاکیومنٹ بھی دیتے ہیں۔ اس خواب کے بعد جب میں نے احمدیت قبول کی تو مجھے پتا چلا کہ میرے والد صاحب نے جو ڈاکیومنٹ مجھے دیا تھا وہ بیعت فارم تھا۔ چنانچہ میں نے اس کی وجہ سے احمدیت قبول کر لی۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22رفروری 2018 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ سائرہ رفعت زاہد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب (ناربری، یوکے)

17رفروری 2018ء کو 32 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جماعتی کاموں میں بہت فعال تھیں اور گزشتہ چھ سال سے لجنہ اماء اللہ ناربری کی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پارہی تھیں۔ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ اور ضرورت مندوں کی ہر ممکن مدد کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔ خلافت سے گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ مکرم رشید احمد صاحب زاہد (ناظم دارالقضاء یُوکے) کی بیٹی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ جمیلہ شمس ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک نسیم احمد صاحب ایڈووکیٹ (کینیڈا)

18رجنوری 2018ء کو ٹورانٹو میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی ؓ کی پوتی اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب خالد احمدیت کی بیٹی تھیں۔ آپ چند ماہ کی تھیں کہ حضرت مولانا شمس صاحب کو حضرت مصلح موعودؓ نے انگلستان بھجوادیا اور اس طرح لمبا عرصہ آپ کو اپنے والد کی جدائی برداشت کرنی پڑی۔ آپ بچپن سے ہی نیک طبع تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی بچیوں کے ساتھ دوستی رکھتی تھیں۔ بڑی ملنسار تھیں اور عجز کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ تہجد اور پنجگانہ نمازوں کا پابندی کے ساتھ التزام کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتیں۔ تلاوت کے علاوہ دعائیں باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ حصہ لیا کرتی تھیں۔ چند ماہ قبل آپ کو لجنہ اماءاللہ کینیڈا کی جانب سے Business Woman of the Year کا ایوارڈ بھی دیا گیا۔ آخری دنوں میں بیماری کی وجہ سے بہت تکلیف میں تھیں لیکن کبھی شکوہ نہیں کیا بلکہ بڑے حوصلہ اور صبر سے بیماری کو برداشت کیا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن و MDایم ٹی اے کی ہمشیرہ تھیں۔

(2) مکرم محمد شفیع خالد صاحب
(سابق کارکن ومراقب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

31ر دسمبر 2017ء کو امریکہ میں ایک ٹریفک حادثے میں 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو پاکستان میں مجلس خدام الاحمدیہ کے مراقب کے طور پر تقریباً 47 سال خدمت کا موقع ملا۔ اس عرصہ کے دوران پاکستان کے تقریباً تمام اضلاع اور مجالس کا دورہ کیا۔ مالی تحریکات کو پیش کرنا اور پھر احباب کو ایک مناسب وعدہ پر آمادہ کرنے کا خاصا ملکہ حاصل تھا۔ جہاں بھی وعدہ جات کی وصولی میں کوئی مسئلہ ہوتا وہاں خدام الاحمدیہ کی طرف سے آپ کو بھجوایا جاتا تھا۔ جولائی 2017 میں ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے بیٹے کے پاس امریکہ چلے گئے۔ بہت دیندار، اطاعت گزار، ہمدرد اور شریف النفس انسان تھے۔ اپنا کام بڑی ذمہ داری سے کیا کرتے تھے۔ دفتری کام کے علاوہ لوگوں کے ساتھ ایک ذاتی تعلق بھی تھا۔ اسی طرح خدمت خلق کے کاموں میں بھی مصروف رہتے تھے۔ اس وجہ سے اپنے دفتر اور میدان عمل میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عمران نبیل صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ مال میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب درویش مرحوم (قادیان)

14رجنوری 2018ء کو 54 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب درویش مرحوم کی چھوٹی بیٹی تھیں جو کہ پارٹیشن کے بعد قادیان میں مدرسہ احمدیہ کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ صوم وصلوٰۃ کی بہت پابند تھیں۔ خلافت سے بھی بڑا عشق تھا۔ حضور انور کا خطبہ اور جلسوں کے پروگرام بڑے شوق سے ایم ٹی اے پر سنتی تھیں۔ تعلیم تو زیادہ نہیں تھی لیکن اس کے باوجود دینی امور میں ہمیشہ آگے رہیں۔ پردے کا بھی خاص خیال رکھنے والی تھیں۔ اجلاسات اور جلسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی رہیں اور بچوں کو بھی دینی کاموں میں بچپن سے شامل کروایا۔ اسی طرح مالی قربانی میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے ایک مکرم شمیم احمد غوری صاحب بطور انچارج شعبہ وقف نو بھارت ومعاون ناظر امور خارجہ خدمت کی توفیق پارہے ہیں اور دوسرے مکرم شکیل احمد غوری صاحب لدھیانہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ مرحومہ کی بڑی بہن مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ مکرم محمد انعام غوری صاحب کی اہلیہ ہیں۔

(4) مکرمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ ملک اہلیہ محترم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم، اسیر راہ مولیٰ (نواب شاہ)

26رجنوری 2018 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم عبدالعزیز خان صاحب مرحوم (ایمن آبادی) کی بھتیجی تھیں۔ آپ کو نواب شاہ میں نائب صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، بہت مخلص، باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے خاص عشق کا تعلق تھا۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مبرور احمد ایڈووکیٹ صدر جماعت نواب شاہ کی حیثیت سے خدمت بجالارہے تھے کہ انہیں شہید کردیا گیا۔ آپ کے ایک بیٹے ملک سعادت احمد صاحب مرحوم کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔ اس وقت آپ کے تین بیٹے اور چار پوتے نواب شاہ اور سانگھڑ میں مختلف رنگ میں جماعتی خدمات بجالارہے ہیں۔

(5) مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (پنشنر دفتر الفضل ربوہ)

18رجنوری 2018ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ تقریباً 37 سال روزنامہ الفضل کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ یہ کام اتنی لگن سے کرتے تھے کہ بعض دفعہ رات 12 بجے تک اس میں مصروف رہتے۔ ہر ایک کے ساتھ انتہائی پیار اور شفقت کے ساتھ پیش آتے۔ پانچ وقت کے نمازی تھے۔ بیماری میں بھی کم از کم ایک نماز مسجد میں جاکر ادا کیا کرتے تھے۔ چندہ دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(6) مکرم محمد صدیق صاحب ابن مکرم سید محمد صاحب (صدر جماعت چک نمبر 646 گ۔ب ٹھٹھہ کالوکا تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

9رجنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے قائد مجلس اور صدر جماعت کے علاوہ امیر حلقہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 1974 کے خراب حالات میں آپ جڑانوالہ کی جماعت کو راشن وغیرہ دینے جایا کرتے تھے۔ موصوف ایک دن اپنے گاؤں سے راشن وغیرہ لے کر وہاں پہنچے تو دیکھتے ہی دیکھتے مخالفین کا ہجوم اکٹھا ہوگیا اور موصوف کو زندہ جلانے کے لئے ان کے اوپر تیل پھینکا مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کی حفاظت کی اور مخالفوں کے شر سے بچالیا۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بہت غیرت مند، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ ہمیشہ اپنی اولاد کو تلقین کیا کرتے تھے کہ جماعت کے ساتھ ہمیشہ وفا کرنا، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور جماعتی خدمات کو ایک فضلِ الٰہی سمجھنا۔ جب کوئی مہمان آتا تو انکے چہرے پر خاص رونق آجاتی۔ ان کی خدمت کے لئے اپنی نگرانی میں کھانا تیار کرواتے اور مہمان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم امتیاز احمد صاحب مربی سلسلہ کے نانا تھے۔

(7) مکرمہ جبیبہ صادق صاحبہ اہلیہ مکرم صادق احمد صاحب (آف ربوہ)

23راکتوبر 2017 کو 53 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ لجنہ کی بہت فعال رکن تھیں اور اپنے حلقہ دارالبرکات ربوہ کی گروپ لیڈر تھیں۔ عرصہ دس سال بڑی محنت اور شوق سے کام کیا۔ حسب استطاعت مالی قربانی میں بھی پیش پیش رہتی تھیں۔

(8) مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب (صدر جماعت احمدیہ مانگا حلقہ چونڈہ)

24رنومبر 2017ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتی تھیں۔ نمازوں کے علاوہ تہجد کی بھی پابند تھیں۔ تنظیمی پروگراموں میں معاونت کے علاوہ مالی امداد بھی کیا کرتی تھیں۔

(9) مکرم لطیف احمد شاد صاحب ابن مکرم میاں محمد مغل صاحب عرف مغلا (آف چنیوٹ)

23ردسمبر 2017ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان کے والد کے سچ بولنے کی مثال اپنے کئی خطابات میں دی ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی ایک خطبہ جمعہ اور اردو کلاس میں ان کی سچائی کا واقعہ بیان فرمایا۔ آپ کو ربوہ کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ 1956ء میں کراچی چلے گئے اور وہاں محکمہ ڈاک میں ملازم رہے۔ کراچی جماعت کے نہایت فعال اور ہردلعزیز رکن تھے۔ خدام الاحمدیہ میں زعیم اور پھر حلقہ کے صدر کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ فضل عمر ویلفیئر ڈویژن کے رکن بھی رہے۔ 1967ء میں کراچی میں احمدیہ بکڈپو کے انچارج مقرر ہوئے اور 40 سال سے زائد عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ 1987ء اور 1989ء میں جماعت کراچی کی طرف سے لندن آکر جلسہ پر ڈیوٹی کی بھی توفیق پائی۔ آپ مکرم رشید احمد ارشد صاحب (مبلغ چینی ڈیسک) کے چچا تھے۔

(10) مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد حیدر صاحب (سابق سیکرٹری مال وتحریک جدید جماعت جھنگ صدر وضلع جھنگ)

26ر نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جب خدام مرکزی اجتماع کے لئے پاکستان بھر سے سائیکلوں پر ربوہ آتے تو رستے میں رات ان کے گھر قیام کرتے تھے۔ اس موقعہ پر فجر تک گھر کی صفائی کرکے سارا گھر جماعت کے حوالے کردیتی تھیں اور خود سارا دن ایک کمرے میں گزارا کرتی تھیں اور یہ معمول تقریباً ایک ہفتہ تک جاری رہتا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے محبت کرنے والی بہت باوفا اور مخلص خاتون تھیں۔ نماز کی پابندی کے لئے بچوں کی بھی نگرانی کرتی تھیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم افتخار احمد خان صاحب آجکل امارت ماڈل ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(11) مکرم عطاءاللہ صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب (سرگودھا)

17رجنوری 2018ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت میاں محمد یامین صاحب اور نانا حضرت احمد دین زرگر صاحب دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اسی طرح آپ کے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں۔ مرحوم بہت مخلص، ہمدرد اور ملنسار انسان تھے۔ دوبئی میں تیس سال کے قیام کے دوران ضیافت کے شعبہ میں خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ آپ کی اہلیہ تیس سالوں سے متعدد بار حلقہ میں صدر لجنہ کے علاوہ دیگر شعبوں میں خدمت کی توفیق پارہی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ نورین داؤد صاحبہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی انگلش ڈاک ٹیم میں خدمت بجالارہی ہیں۔

(12) مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم (ربوہ)

یکم جنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی مرحوم اور مکرم مولانا نورالحق انور صاحب (مربی سلسلہ) کی بھابی اور کینیڈا کے پہلے مبلغ مکرم منصور احمد بشیر صاحب مرحوم کی خوشدامنہ تھیں۔ صوم صلوٰۃ کی پابند، بہت ہی پیار کرنے والی، ملنسار اور خلیق خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(13) مکرم محمد عارف خان صاحب ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب (لاہور، حال کینیڈا)

9ردسمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت قاضی منشی محبوب عالم صاحبؓ کے بھتیجے تھے۔ کچھ عرصہ جرمنی میں قیام کے بعد آپ کینیڈا چلے گئے اور وہاں Ottawa میں رہائش اختیار کی۔ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے بہت محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم مسیح موعود

● جماعت احمدیہ پونچھ میں مورخہ 23 مارچ 2018 کو بعد نماز جمعہ مکرم رفیق احمد طارق صاحب مبلغ انچارج پونچھ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ مکرم وسیم احمد ندیم صاحب معلم سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ''کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح'' خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہ مکرم اورنگ زیب راتھر صاحب امیر ضلع پونچھ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر صدر محترم نے 23 مارچ کی اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مختار احمد ظفر، سیکرٹری اصلاح وارشاد، پونچھ)

● مجلس انصار اللہ ممبئی کی جانب سے مورخہ 25 مارچ 2018 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ناصر احمد خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی ممبئی نے کی۔ نظم عزیزم کاشف احمد رائچوری نے پڑھی۔ بعدہ مکرم ناصر الدین ہریکر صاحب، عزیز سید طاہر احمد، مکرم سید مبشر احمد صاحب اور مکرم منور الدین ظہیر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم احمد، مبلغ انچارج ممبئی)

● جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور میں مورخہ 25 مارچ 2018 کو بعد نماز ظہر مکرم محمد عبد الباقی صاحب صدر جماعت برہ پورہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ عزیزم عطاء الہادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔ بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کیساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد یامین خان، معلم سلسلہ بھاگلپور)

● جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ میں مورخہ 23 مارچ 2018 کو بعد نماز عصر مکرم محمد اکبر صاحب صدر جماعت مالیر کوٹلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ نظم عزیزم سید دانیال احمد نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد سہرول صاحب نے پڑھی۔ بعدہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لائیو خطبہ جمعہ دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ اس پروگرام میں 7 زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوئے۔ (سید اقبال احمد، معلم سلسلہ مالیر کوٹلہ، پنجاب)

جلسہ یوم مصلح موعود

● جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 25 فروری 2018 کو مسجد الحق میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جس کے بعد احمدیہ قبرستان میں اجتماعی وقار عمل ہوا۔ بعدہ مکرم سید منور الدین ظہیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پانچ تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (پرویز احمد، قائم مقام سیکرٹری اصلاح وارشاد ممبئی)

● جماعت احمدیہ فیض آباد یوپی میں مورخہ 20 فروری 2018 کو صدر جماعت فیض آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جمالی احمد صاحب نے کی۔ مکرم تقی احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا پس منظر بیان کیا۔ مکرم تقی احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق، مبلغ سلسلہ فیض آباد یوپی)

مجلس انصار اللہ شموگہ کی جانب سے تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 23/اپریل 2018 کو مجلس انصار اللہ شموگہ کی جانب سے زعیم اعلیٰ شموگہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید عبد اللہ صاحب نے کی۔ عہد انصار اللہ مکرم منصور نوجوان صاحب نے دہرایا۔ نظم مکرم شیخ نور اللہ صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شیخ مبین صاحب، مکرم ایم شریف صاحب، مکرم طارق سلمان صاحب اور خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبد الواحد خان، مربی سلسلہ شموگہ)

ہیومنٹی فرسٹ کی جانب سے ''دوراج پلی'' کے یتیم خانے میں کپڑے تقسیم کیے گئے

مورخہ 17 اپریل 2018 کو دوراج پلی ضلع سوریا پیٹ (صوبہ تلنگانہ) کے ایک یتیم خانہ میں سو سے زائد یتیم بچوں کو کپڑے تقسیم کیے گئے۔ صبح ساڑھے دس بجے خاکسار کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز ہوا۔ جناب پرکاش جادھو صاحب آئی، پی، ایس اور جناب بی پروین کمار صاحب ایس آئی بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ نیز گاؤں کے سرپنچ اور پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ خاکسار نے تعارفی خطاب کیا۔ بعدہ معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کیے اور جماعت احمدیہ کے کاموں کی تعریف کی۔ بعدہ یتیم بچوں میں کپڑے تقسیم کیے گئے۔ اس پروگرام کی خبریں علاقہ کے کثیر الاشاعت اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر خدمات کو قبول فرمائے۔ (شبیر احمد یعقوب، مبلغ انچارج کھمم ونلگنڈہ)

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی تبلیغی مساعی

مورخہ 14 مارچ 2018 کو مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کو ''اوم شانتی کمیونٹی'' کی جانب سے ''میرا بھارت سورنم بھارت'' رَیلی میں شامل ہونے کی دعوت موصول ہوئی۔ مجلس کے 30 خدام نے اس ریلی میں شرکت کی۔ ریلی میں شامل ہونے والے تمام افراد کو جماعتی لیف لیٹس پیش کیے گئے۔ یہ ریلی یادگیر شہر کے مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے ''ودیا کلیان منتاپ'' پہنچی اور وہاں ایک جلسہ ہوا۔ محترم امیر صاحب نے جماعت کا تعارف کراتے ہوئے جماعت کا امن و سلامتی کا پیغام پہنچایا۔ بعدہ کمیونٹی کی جانب سے بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا گیا۔

(طاہر احمد سوداگر، قائد ضلع یادگیر)

لجنہ اماء اللہ نوگام کشمیر کی جانب سے تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 18 مارچ 2018 کو مسجد نور فیض آباد کالونی نوگام میں لجنہ اماء اللہ کی جانب سے ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ عارفہ جبین صاحبہ نے کی۔ عہد لجنہ اماء اللہ کے بعد عزیزہ فاتحہ وسیم نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرمہ رفعت آراء صاحبہ، مکرمہ ریحانہ خورشید صاحبہ، مکرمہ عارفہ جبین صاحبہ اور خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(محمودہ گوہر، صدر لجنہ اماء اللہ سرینگر، کشمیر)

مجلس خدام الاحمدیہ پونہ کی جانب سے ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 8/اپریل 2018 کو مجلس خدام الاحمدیہ پونہ کی جانب سے ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد خدام نے اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی۔ وقفے کے بعد سات بجے تربیتی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عنایت اللہ گنائی صاحب نے کی۔ نظم مکرم سراج احمد گڈے صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم طاہر احمد پی او صاحب نے ''سوشل میڈیا کے بداثرات سے بچنے کی تدابیر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حلیم احمد خان شاہد، مبلغ سلسلہ پونہ مہاراشٹر)

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013 Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association, USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

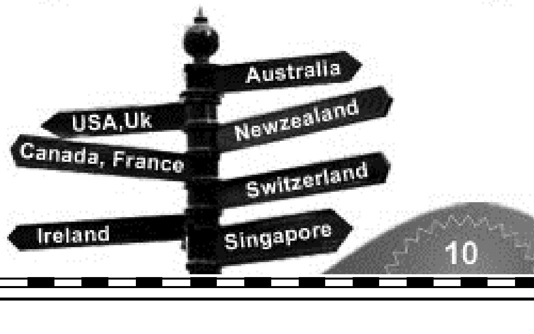

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s : 9906928638

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ۝لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ۝ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

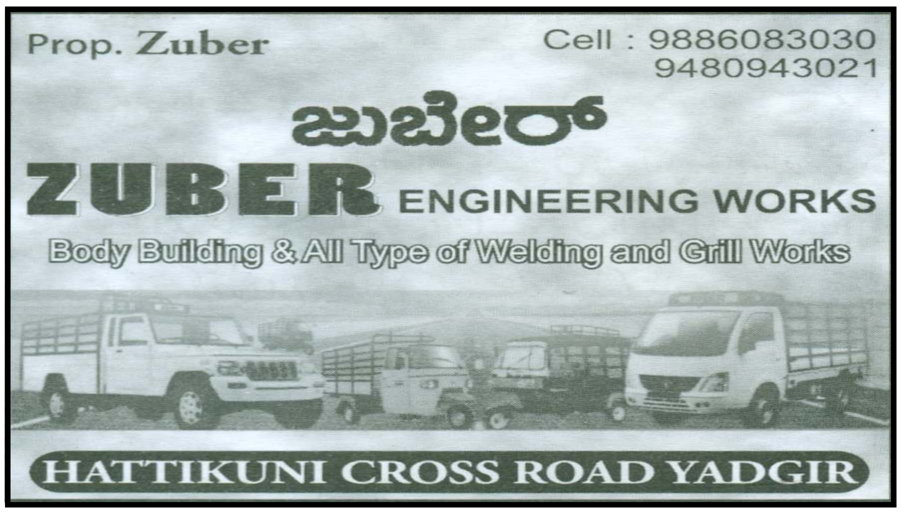

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8640: میں خلیل احمد، ولد مکرم محبوب شیخ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 73 سال، پیدائشی احمدی، ساکن شیرور، پونے، مہاراشٹرا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چار کمروں پر مشتمل ساڑھے تین مرلہ کا ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق — العبد: خلیل احمد — گواہ: رستم احمدی

مسل نمبر 8641: میں شیخ سارہ بی، زوجہ مکرم شیخ نبی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 36 سال، تاریخ بیعت 2000، ساکن ونگلہ پوڑی، ضلع ایسٹ گوداوری۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کل وزن 60 گرام۔ زیور نقرئی: کل وزن 20 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اکبر معلم سلسلہ — الامۃ: شیخ سارہ بی — گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8642: میں شیخ قاسم، ولد مکرم لعل صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ مزدوری، عمر 52 سال، تاریخ بیعت 2003، ساکن جماعت احمدیہ گھنٹہ سالہ ضلع کرشنا، آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 109 گز پر مشتمل ایک مکان جس کی موجودہ قیمت مبلغ 2,50,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ — العبد: شیخ قاسم — گواہ: محمد یعقوب پاشا

مسل نمبر: 8643 میں شیخ کالی شاہ، ولد مکرم جان باشا صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم، عمر 23 سال، تاریخ بیعت 2003، ساکن گھنٹہ سالہ صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ — العبد: شیخ کالی شاہ — گواہ: محمد یعقوب پاشا

مسل نمبر: 8644 میں سلیم ایس کے، ولد مکرم مجیب الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 23 سال، تاریخ بیعت 2005، ساکن چھوٹا ننگل قادیان، ضلع گورداس پور، صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حفیظ احمد الہ دین — العبد: سلیم ایس کے — گواہ: جاوید احمد لون

مسل نمبر: 8645 میں فرقان احمد، ولد مکرم محمد ابراہیم بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم، عمر 19 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دہری رلیوٹ، ڈاکخانہ دہری رلیوٹ، ضلع راجوری، صوبہ جموں۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رضوان احمد بھٹی — العبد: فرقان احمد — گواہ: محمد ابراہیم بھٹی

مسل نمبر: 8646 میں قدسیہ ناز سلیجہ، بنت مکرم محمد سمیع سلیجہ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 45 سال، پیدائشی احمدی، ساکن چھوٹا ننگل قادیان، ضلع گورداس پور، پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چھوٹے ننگل میں چار مرلہ کا ایک پلاٹ جو میرے اور والدہ کے درمیان مشترک ہے جس میں سے خاکسار کا حصہ سوا دو مرلہ ہے اور اس پر ایک کمرہ تعمیر ہے جسکی موجودہ قیمت ایک لاکھ پچیس ہزار روپے ہے۔ حق مہر مبلغ 63.000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار 700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد بدر — الامۃ: قدسیہ ناز سلیجہ — گواہ: حافظ شریف الحسن

مسل نمبر: 8647 میں مبینہ بانو ایس، زوجہ مکرم چاند پاشا صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 32 سال، تاریخ بیعت 2006، ساکن c/o سید سلطان احمد، آر، ایم، ایل نگر، سیکنڈ اسٹیج، نیئر یونٹی ہال، شموگہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 جون 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک طلائی نیکلس وزن 27 گرام 22 کیریٹ بطور حق مہر جس کی موجودہ قیمت مبلغ 90.000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الواحد خان — الامۃ: مُبینہ بانو — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر: 8648 میں داؤد احمد، ولد مکرم ایم، سی محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ کاروبار، عمر 59 سال، پیدائشی احمدی، ساکن ایم، سی منزل فیروکے، کالی کٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 / اپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) فیروکے کالیکٹ میں دس سینٹ کا ایک مکان جو خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ کے درمیان مشترک ہے۔ اس کی موجودہ قیمت ایک کروڑ روپے ہے۔ (2) 9 سینٹ زمین واقع سول، جس کی موجودہ قیمت چالیس لاکھ روپے ہے۔ (3) 12 سینٹ زمین میں ایک عمارت جس کی موجودہ قیمت پچاس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 30000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی احمد سعید — العبد: داؤد احمد — گواہ: محمد رفیق احمد

مسل نمبر: 8649 میں زرینہ طیب، زوجہ مکرم محمد طیب صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 23 سال، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ چھوٹا ننگل قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کل وزن 39 گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی پائل 40 گرام۔ حق مہر 55000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یونس — الامۃ: زرینہ طیب — گواہ: محمد طاہر

مسل نمبر: 8652 میں نزل احمد ایم۔ ایس، ولد مکرم ایم، پی شمس الدین، قوم احمدی مسلمان، طالب علم، عمر 24 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دار الشّمس کوڈالی، پوسٹ کنور صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے عبد السلام — العبد: نزل احمد ایم سی — گواہ: ایم پی شمس الدین

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 3-May-2018 Issue. 18

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

بہت دعا گو، مستجاب الدعوات، نمازوں کے بیحد پابند، بہت نیک، خداترس اور بے ضرر انسان تھے

ہر ایک کی خیرخواہی چاہنے والے، نیک مشورہ دینے والے، بہت سادہ مزاج، بہت مہمان نواز اور بے تکلف انسان تھے

بلند ہمت، کمزوری کے باوجود خدمت دین کرتے چلے جانے کی ایک دُھن ان میں بہت نمایاں تھی، خلافت احمدیہ کے سچے اور باوفا خدمت گزار تھے

محترم عثمان چینی صاحب کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/اپریل 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دنوں جماعت کے ایک بزرگ اور عالم مکرم عثمان چینی صاحب کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چین کے ایک دور دراز علاقے سے اپنی خاص تقدیر سے نکال کر پاکستان آنے اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس وقت میں اس درویش صفت انسان، جماعت کے بزرگ، واقف زندگی، مبلغ سلسلہ، عالم باعمل اور ولی اللہ انسان کا کچھ تذکرہ کروں گا جو واقفین زندگی اور مبلغین کے لئے خاص طور پر قابل تقلید نمونہ ہیں اور عمومی طور پر ہر احمدی کیلئے بھی۔ آپ عثمان چینی کے نام سے معروف تھے۔ ان کا پورا نام محمد عثمان چو چنگ شی تھا۔ 13/اپریل 2018ء کو ان کی وفات ہوئی۔ 13/دسمبر 1925ء میں ایک مسلمان گھرانے میں چین کے صوبہ آن خوئی میں پیدا ہوئے۔ ہائی اسکول کے بعد 1946ء میں نان چنگ یونیورسٹی میں ایک سال کا ایڈوانس کورس کیا۔ پھر نان چنگ نیشنل سینٹرل یونیورسٹی کے شعبہ سیاسیات میں تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ چونکہ سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے قانون فلسفہ یا دینیات سیکھنے کا سوچا۔ پہلے ترکی جا کر تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ تھا پھر 1949ء میں یہ پاکستان تشریف لے آئے۔ خود تحقیق کر کے بیعت کی۔ جامعہ احمدیہ میں تعلیم شروع کی۔ اپریل 1957ء میں جامعہ احمدیہ سے شہادۃ الاجانب کا امتحان پاس کیا۔ یہ short course تھا مبلغین کا۔ 16/اگست 1959ء کو آپ نے وقف کیا اور آپ کا تقرر جنوری 1960ء میں ہوا۔ پھر مبلغین کلاس کا کورس پاس کرنے کیلئے دوبارہ اپریل 1961ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور 1964ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ کراچی اور ربوہ میں ان کو بطور واقف زندگی اور مربی، خدمت کی توفیق ملی۔ 1966ء میں سنگاپور اور ملیشیا تشریف لے گئے۔ تقریباً ساڑھے تین سال سنگاپور میں اور چار مہینے کے قریب ملائیشیا میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1970ء میں واپس پاکستان آئے اور پھر مختلف جگہوں پر مربی سلسلہ رہے۔ عمرہ اور حج بیت اللہ کرنے کی بھی سعادت ان کو نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد جب یہاں لندن میں مختلف دفاتر کا قیام ہوا تو چینی ڈیسک بھی قائم کیا گیا تو ان کو یہاں بلا لیا گیا۔ آپ کو کتب کے چینی تراجم کی توفیق ملی جس میں چینی ترجمہ قرآن خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جماعتی عقائد اور تعلیمات پر مشتمل کتب بھی آپ نے لکھیں۔

جہاں تک چینی ترجمہ قرآن کا سوال ہے۔ خود عثمان چینی صاحب کا کہنا ہے کہ اس کی اشاعت پر چین اور دوسرے ممالک کے اہل زبان کی طرف سے بیشمار تبصرے موصول ہوئے جن میں اس ترجمہ کو بہترین قرار دیتے ہوئے زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جماعت کا ترجمہ کافی مقبول ہے اور بڑی ڈیمانڈ ہے اس کی اور عمومی طور پر ترجمہ کا معیار ہر ایک نے بہت اعلیٰ قرار دیا۔ چینی صاحب نے اپنی نگرانی میں جو چائنیز لٹریچر تیار کیا ان میں سات کتابیں ان کی اپنی لکھیں ہوئی ہیں اور پینتیس کے قریب کتابیں ہیں جو انہوں نے ترجمہ کیں اور اپنی نگرانی میں کروائی ہیں۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔

عثمان صاحب کے بارے میں ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ اچھے خاوند تھے بلکہ میرے روحانی استاد تھے۔ جب میں پاکستان آئی تو انہوں نے سب سے پہلے مجھے نماز پڑھنا سکھائی۔ مسجد میں نماز پڑھانے کے بعد گھر آ کر مجھے باجماعت نماز پڑھاتے۔ کئی کئی گھنٹوں مجھے نماز کے عربی الفاظ سکھاتے۔ انہوں نے چھ ماہ میں مجھے قاعدہ پڑھنا سکھا دیا۔ پھر قرآن پڑھنا سکھانا شروع کیا تو ساتھ ہی ترجمہ بھی سکھایا تاکہ میری دلچسپی قائم رہے۔ بہت صبر والے تھے بہت گہرائی تک جا کر مضمون سمجھاتے۔ لمبی مثالوں کے ساتھ سمجھاتے۔ بہت صلہ رحمی رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی والدہ کو چائنا سے پاکستان بلا کر ان کی بھرپور خدمت کی۔ کہتی ہیں آپ کی تمام عمر اپنے کام کے ساتھ لگاؤ پر مشتمل تھی۔ جب آپ کی صحت اچھی تھی تو اکثر رات دیر دفتر میں کام کرتے بلکہ بعض دفعہ کام کرتے کرتے صبح ہو جاتی تھی۔ گھر میں ان کا سب سے اہم کام بچوں کی اچھی تربیت کرنا تھا اور باقی چھوٹے چھوٹے دنیاوی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے تھے اپنے کھانے اور کپڑوں وغیرہ کے متعلق بہت سادہ مزاج تھے۔

ان کی بڑی بیٹی ڈاکٹر قرۃ العین لکھتی ہیں کہ آپ بہت شفیق، مہربان، نہایت محنتی ہمیشہ اچھی امید رکھنے والے عاجز انسان تھے۔ ہر معاملے میں ہم سارے بہن بھائیوں کو اور پھر اپنے دامادوں کو بھی گفتگو میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔ ہمارے اسکول کی پڑھائی میں دلچسپی لیتے تھے۔ ٹیچر کے تاثرات معلوم کرتے تھے کہ کیا کہا ٹیچرز نے اور کہتے تھے تم لوگوں کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ تبلیغ کرو خاص طور پہ چائنیز لوگوں کو اور ہمیں باقاعدگی سے نصیحت کرتے تھے کہ روحانیت اخلاق اور علم میں ترقی کرتے رہو اور اکثر کہتے کہ تم لوگوں کی شخصیت عمل اور رویہ کو دیکھ کر لوگوں کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ خدا کا وجود موجود ہے کیونکہ جو بچے خدا پر یقین رکھتے ہیں وہ ان بچوں سے بہت بہتر ہوتے ہیں جو یہ یقین نہیں رکھتے۔ کبھی یہ نہیں ہوا کہ بچپن میں ڈانٹا ہو۔ ہمیشہ پیار سے سمجھاتے تھے اور جہاں کبھی سختی کی تو وہ نماز کے بارے میں کہ نماز میں باقاعدگی رکھو۔ کہتی ہیں کہ انہوں نے کشتی نوح کی ایک بہت پرانی کاپی پڑھنے کیلئے دی اور پھر کہنے لگے کہ یہ پہلی کتاب ہے جو انہوں نے جامعہ احمدیہ میں خود پڑھی تھی۔ ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ تم لوگوں کو چاند کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس طرح اگر چاند نہ ملا تو ستارے تو مل ہی جائیں گے۔ پانی کے چھینٹے ڈال کر فجر کی نماز میں اٹھاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے اور گھنٹوں بیٹھ کر بڑے صبر اور تحمل سے ہمارے سوالوں کے جواب دیتے۔ یہ نہیں کہ ذرا سی بات پر تنگ آ جائیں۔ ہمیں نصیحت کرتے کہ جو عمل بھی کرو اسے خدا کی عبادت کی نیت سے کرو۔ انہوں نے ہمیں سادگی عاجزی اور دوسروں کو خود پر ترجیح دینا سکھایا۔

ان کے بیٹے ڈاکٹر داؤد صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جامعہ کی تعلیم کے دوران انہیں اپنے بڑے بھائی اور والد صاحب کی وفات کا ٹیلی گرام آیا۔ اس وقت جامعہ کے امتحانات میں مصروف تھے۔ انہوں نے سوچا کہ یہ افسوس ناک خبر بھی جامعہ کے امتحان کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہے اور یہ سوچ کر آپ نے امتحانات دیئے اور وقت ضائع نہیں کیا۔ داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ چائنیز لوگوں میں تبلیغ کا انہیں بہت شوق تھا جس فنکشن میں بھی جاتے وہاں لوگوں کو احمدیت کا تعارف کراتے اور لٹریچر تقسیم کرتے۔ یہاں تک کہ جب آپ ویل چیئر پر آتے تھے ویل چیئر کے خانے میں بھی بڑی بڑی کتابیں رکھنے پر اصرار کرتے تھے تاکہ لوگوں میں تقسیم کر سکیں۔

آغا سیف اللہ صاحب اِن کے کلاس فیلو لکھتے ہیں کہ مجھے زمانہ طالب علمی میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حضرت مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب اور دیگر بزرگوں کی خدمت میں بیٹھنے اور درخواست دعا کرنے اور ان کی قبولیت دعا کے اثرات دیکھنے کی بفضلہ تعالیٰ توفیق ملی ہے۔ میں پوری احتیاط سے گواہی دے سکتا ہوں کہ عبادت میں سوز وگداز، دعا میں الحاح وتضرع اور قبولیت دعا کے لحاظ سے ان محترم اکابرین کا عکس محترم عثمان چینی صاحب کی ذات میں موجود تھا۔ کہتے ہیں میں نے خود بھی کئی بار ذاتی معاملات میں ان کی قبولیت دعا کا مشاہدہ کیا ہے۔ آپ بڑے زیرک اور مؤمنانہ فراست کے مالک تھے۔

رشید ارشد صاحب کہتے ہیں تینتیس سال ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، نماز باجماعت میں باقاعدگی اور عبادت میں شغف کے لحاظ سے ہمارے لئے ایک نمونہ تھے۔ بارش ہو طوفان ہو برف باری ہو بڑی باقاعدگی سے نماز باجماعت کے لئے مسجد میں تشریف لاتے تھے۔

عثمان چینی صاحب کا چینی زبان میں کیا ہوا قرآن کریم کا ترجمہ پورے چین میں یکساں اور مقبول اور سند کی حیثیت رکھتا ہے اس کا اندازہ بہت سے چینی علماء سے مل کر ہوا جو جماعت کے عقائد سے اختلاف رکھنے کے باوجود اس ترجمہ کو نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ظفر اللہ صاحب کہتے ہیں کہ اسلام آباد سے ربوہ کے سفر کے دوران کلر کہار کے علاقے میں مجھے لے جا کر وہ جگہ دکھائی جہاں آپ جامعہ میں تعلیم کے دوران آ کر چلہ کیا کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں مجھے بھی یاد ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں ہم چھوٹے ہوتے تھے میں بھی ایک دفعہ گیا اس جگہ تو ایک چھوٹے سے کمرے میں نیچے بیٹھے ہوئے تھے اور قرآن کریم ہاتھ میں تھا دعائیں کر رہے تھے پھر ہم لوگوں نے بچوں نے بھی اور بڑوں نے بھی ان کو دعا کے لئے کہا اور بڑے مسکراتے ہوئے جواب دیا کرتے تھے بڑی شفقت کا سلوک کیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ میں حیران ہوں کہ آپ نے کبھی اپنی بیماری کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں حائل نہیں ہونے دیا اور کام ہمیشہ کرتے رہے۔ عطاء المجیب راشد صاحب لکھتے ہیں کہ بہت دعا گو اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ بہت مہمان نواز اور محبت بھرے اصرار سے مہمان نوازی کرنے والے تھے۔ بہت بلند ہمت اور کمزوری کے باوجود خدمت دین کرتے چلے جانے کی ایک دھن ان میں بہت نمایاں تھی۔

اللہ تعالیٰ مکرم عثمان چینی صاحب کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے اور ان کی اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کا حافظ وناصر ہو اور اسی طرح بچوں کو بھی ان کی دعاؤں اور نیکیوں کا وارث بنائے۔ ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: میں اب نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ بھی پڑھوں گا۔ انشاء اللہ۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad